مصباح الظلام علی ردِ اعداء الاسلا
المعروف
اہل سنت دیوبند کا عرفان (کامل)
پیر طریقت رہبر شریعت
حضرت علامہ مفتی
محمد عبد الوہاب خان

شرف انتساب

فقیر اپنی اس تالیف ناچیز کو حضور پر نور مولیٰ الکریم فقیہ العظیم فرید الدوراں قطب زماں وحید قرآں سیدی وسندی ومرشدی مولانا الحاج آل رحمٰن مصطفیٰ رضا خاں المعروف مفتی اعظم ہند (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے نام نامی واسم گرامی سے منسوب کرتا ہے جن کی نگاہ کرم نے بے شمار لوگوں کو قعر ضلالت و گمراہی سے نکال کر جادہ مستقیم پر گامزن فرمایا جن کا فیضان کرم آج بھی جاری و ساری ہے اور انشاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا۔

شاہا چہ عجب گر بنوازند گدارا

فقیر ابو الرضا عبد الوہاب خاں القادری الرضوی غفرلہ

تقریظ منیر

علامہ جلیل ٗ ناصر ملت ٗ حامی سنت ٗ ماحی بدعت حضرت مولانا السید الشاہ تراب الحق قادری صاحب دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسٹر ندیم دیوبندی نے ایک کتابچہ ترتیب دیا جس کا نام "ایمان اور نماز اہلسنت" رکھا۔ مسٹر ندیم نامی شخص نے اپنی کتاب میں کوئی نئی بات تو نہیں کی ساری وہی پرانی گھسی پٹی باتیں ہیں جن کا جواب صدہا مرتبہ دیا جا چکا ہے۔ البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ نوجوانوں کو گمراہ کرنے کا ایک نیا انداز اختیار کیا گیا ہے گویا نیا جال لائے پرانے شکاری۔ اس کتاب کے طبع ہونے پر عوام اہلسنت میں ایک بے چینی پائی جاتی تھی خصوصاً نوجوانوں کی طرف سے یہ مطالبہ بڑھتا گیا کہ اس کتاب کا جواب ضرور آنا چاہیئے۔ میرے مخدوم و محترم فاضل اجل حضرت علامہ مولانا عبدالوہاب خاں صاحب مدظلہ العالی نے اس کا بیڑہ اٹھایا اور اس کتاب کا رد تحریر فرمایا اس کتاب میں اٹھائے گئے تمام سوالات کے مسکت اور دندان شکن جوابات تحریر فرمائے۔ علامہ موصوف کے جوابات پڑھ کر مسٹر ندیم کو یقیناً سخت ندامت اٹھانی پڑے گی نیز جوابات کا انداز سرسری نہیں بلکہ نہایت نفیس تحقیق کے بعد حوالہ کتب تحریر کیئے گئے ہیں جو علماء اہلسنت اور عوام اہلسنت کے لئے یکساں فائدہ مند ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے صدقے اس سعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور علامہ موصوف کو صحت و تندرستی عطا فرمائے اور حضرت کا سایہ کرم ہم اہلسنت و جماعت پر دراز فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہ نبی الکریم علیہ وعلیٰ الہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم۔

الفقیر سید شاہ تراب الحق قادری

12 اکتوبر 1992ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

از : مولانا ندیم احمد قادری صاحب

ایم اے و فاضل دار العلوم امجدیہ۔ کراچی

آج کے پر فتن دور میں جہاں ایک طرف اسلام دشمن طاقتیں عمارت اسلام کو منہدم کرنے کی کوششوں میں مشغول ہیں تو دوسری طرف نام نہاد مسلمان ناموس رسالت (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)، عظمت صحابہ (علیہم الرضوان) اور تقدس اولیائے کرام پر رکیک حملے کر رہے ہیں اور کوئی اپنی پروفیسری کے زعم میں متفقہ مسائل پر قیاس آرائی کر کے دین میں رخنہ ڈال رہا ہے تو کوئی مفسر قرآن کہلانے والا ایسی مسلمہ شخصیت جسے عرب و عجم اپنا امام و پیشواء تسلیم کرتے ہیں ہدف تنقید بناتا اور اپنی لولی لنگڑی عقل پر اعتماد کرتے ہوئے تحقیق میدان میں سبقت لے جانا چاہتا ہے۔ بہر حال یہ سب باتیں قرب قیامت کی نشاندہی کرتی ہیں۔ فتنوں کا ظہور ہر دور میں ہوتا رہا ہے کل بھی باطل اپنی تمام تر سروسامانی کے ساتھ حق سے بر سر پیکار تھا اور آج بھی ہے اور تا قیامت رہے گا۔

اس صورتحال کو دیکھتے ہوئے بعض قرآن و حدیث سے نابلد لوگ کہا کرتے ہیں کہ اسلام میں اس قدر فرقے اور جماعتیں ہو گئیں کہ ہم کہاں جائیں کس کو اختیار کریں وغیرہ۔

اقول : سرکار دو عالم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے تو پہلے ہی اس امر یقینی پر مطلع فرمایا ارشاد ہوا "سنفترق امتی ثلاثا و سبعین فرقا کلهم فی النار الا واحدة" یعنی میری امت میں تہتر (73) فرقے ہوں گے تمام کے تمام جہنم میں جائیں گے سوائے ایک کے۔

موجودہ ماحول کو پیش نظر رکھتے ہوئے جب ہم اس حدیث کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث میں اسی وقت کی خبر دی گئی ہے کہ آئے دن نئے نئے اعتقادات سامنے آرہے ہیں

جن کا خیر القرون میں نام و نشان تک نہ تھالہذا فرقوں کا ہونا ایک ایسی حقیقت ہے جسے جھٹلایا نہیں جاسکتا۔ رہا یہ سوال کہ ہم کہاں جائیں کس کو اختیار کریں کون حق پر اور کون باطل پر ہے۔ بریلوی اور دیوبندی اختلاف کس نوعیت کا ہے تو اس بارے میں میں عرض کرتا ہوں کہ ہر خاص و عام اس حقیقت سے باخبر ہے کہ آخرت کی کامیابی (جنت میں جانے) کا انحصار ایمان پر موقوف ہے اور اصل اسلام و خلاصہ ایمان بنی ہاشم محمد عربی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے سچی محبت و الفت ہے اور اس بات کو شاعر مشرق ڈاکٹر محمد اقبال نے باحسن و خوبی جان لیا تھا جس کا اندازہ ان کے اس شعر سے ہوتا ہے۔

مغز قرآں، روح ایماں جان دیں

ہست حب رحمت للعلمین

فرماتے ہیں قرآن کا مغز، ایمان کی روح اور دین کی جان تو صرف حب رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی ہے جب یہ معلوم ہو گیا کہ ایمان نام ہے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی محبت کا تو اب کہنا پڑے گا کہ کلید کامرانی آخرت بجز حب رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اور کچھ نہیں اور ہمارا یہ دعویٰ بلا دلیل نہیں بلکہ کتاب و سنت کا ایک ایک ورق گواہ ہے کہ جس نے اپنے قلب کو حب رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے منور و مزین کیا اسی کا ایمان، ایمان ہے اور اس کے اعمال کو شرف قبولیت حاصل کیونکہ تاجدار مدینہ سرور قلب و سینہ (ﷺ) درخت اسلام کی جڑ ہیں اور دیگر اعمال مثل شاخ و ٹہنیوں کے اور شاخ و ٹہنیوں کا یہ حال ہے کہ جب تک جڑ سے وابستہ ہیں ہری بھری اور پھول و پھل سے لدی ہوئی ہیں اور جوں ہی جڑ سے تعلق منقطع ہوا بے کار اور آگ میں ڈالنے کے قابل بعینہ یوں سمجھئے کہ جن کے دلوں میں حب رسول (ﷺ) نے گھر کر لیا اور ان کے اعمال کو حضور (ﷺ) کے دم قدم سے وابستگی ہے وہی اللہ (عزوجل) کی بارگاہ میں مقبول و منظور ہیں اور ایسوں ہی کے لئے فرمایا "اولئك هم خير البريه" یعنی وہ مخلوق میں سب سے بہتر ہیں اور جن کے دل محبت رسول (ﷺ) سے خالی ہیں اور آپ (ﷺ) پر ایمان نہیں لائے ان کے لئے فرمایا

"عاملة ناصبة تصلی نارا حامیه" یعنی عمل کریں اور مشقتیں بھریں اور بدلہ کیا ہوگا یہ کہ بھڑکتی آگ میں جائیں گے اور ایسوں ہی کے لئے فرمایا "اولئك هم شر البریه" یعنی وہ مخلوق میں سب سے بدتر ہیں۔ کیا آپ نہیں جانتے؟ مخلوق میں کتا و سور بھی داخل ہیں لہذا وہ ان چوپایوں سے بھی گئے گزرے ہیں مذکورہ تقریر سے واضح ہوا کہ اوّلیت حُبِ مصطفیٰ (ﷺ) کو حاصل ہے اور اعمال ثانوی شئے ہے۔

اسی لئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں۔

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

اور بخاری شریف کتاب الایمان میں ہے۔ رسول خدا (ﷺ) نے فرمایا "والذی نفسی بیدہ لا یومن احدکم حتی اکون احب الیه من والدہ و ولدہ"

"اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کو اس کے باپ اور اس کی اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔"

جب کہ اسی حدیث سے متصلاً دوسری حدیث میں والناس اجمعین کا اضافہ ہے یعنی تم میں سے کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے تمام لوگوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں۔

ایک اور حدیث میں فرمایا "لا یومن احد کم حتی اکون احب الیه من نفسه" یعنی تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کو کسی جان سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔

اور اس کو کسی شاعر نے کیا خوب کہا۔

محمد ﷺ کی محبت دین حق کی شرط اول ہے

اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

ان تینوں مذکورہ بالا احادیث کا مفاد یہ ہے کہ سرکار (ﷺ) کی محبت ایمان ہے اور آپ (ﷺ) کی شان میں گستاخی کفر ہے اس تمہید کے بعد جب ہم دیوبندی مذہب کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ روئے زمین پر یہ واحد ایسا مذہب ہے کہ جس کی پوجا و پرستش کرتا ہے اسی کو عیبی بتاتا ہے وگرنہ روئے زمین پر کوئی ایسا مذہب نہیں دیکھا گیا جو اپنے ہی معبود کو عیب لگائے لیکن وہابی جسے خدا کہتا ہے اسی کے لئے جھوٹ کو ممکن جانتا ہے اور جس کو رسول بتاتا ہے اسی کے علم کو چوپائے جانوروں سے تشبیہ دیتا ہے اور کبھی اعمال میں سبقت لے جاتا ہے اور کبھی بھائی بن کر برابری کا دعویٰ کرتا ہے اور کبھی چمار سے زیادہ ذلیل کہہ کر رہی سہی کسر پوری کر دیتا ہے۔

تو دوستو! ابھی آپ نے خود فیصلہ کیا تھا کہ رسول کریم (ﷺ) کی شان میں گستاخی کفر ہے تو خدا لگتی کہیئے گا کہ رسول کریم (ﷺ) کے علم کو جانوروں سے تشبیہ دینا' چمار سے زیادہ ذلیل بتانا' کبھی برابری اور کبھی بڑھ جانا کیا گستاخی نہیں؟ اور یقیناً ہے تو بتایئے ایسے عقائد رکھنے والے مسلمان ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

اسی لئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں ؎

ذکر روکے فضل کاٹے نقص کا جویاں رہے
پھر کہے مردک کے ہوں امت رسول اللہ ﷺ کی

دوستو! یہی وہ ٹولہ ہے جو "یارسول اللہ" (ﷺ) کے نعرے پر فساد پھیلاتا ہے اور کبھی صلوٰۃ و سلام پڑھنے پر قتل و غارت گری کرتا ہے اور کبھی بزرگان دین کے مزارات مقدسہ کی حاضری دینے والوں پر آستین چڑھاتا اور نذر و نیاز کرنے والوں کو آنکھیں دکھاتا ہے اور آئے دن اپنی تحریر و تقریر کے ذریعے مسلمانوں کو بات بات پر مشرک اور بدعتی بتاتا ہے اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت الشاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں ؎

شرک کی تسبیح ان کا وظیفہ
شرک ہی جپتے جپاتے یہ ہیں
شرک ہے ان کی بڑھتی دولت
چھروں شرک لٹاتے یہ ہیں

گذشتہ دنوں گروہ وہابیہ کے ایک قاری صاحب ندیم دیوبندی کی کتاب "ایمان و نماز اہلسنت" نظر سے گزری۔ گروہ وہابیہ کا یہ قاری میدان تصنیف و تالیف میں قلم اٹھائے آگے بڑھا لیکن بے چارہ قرآن وحدیث اور معمول سلف سے نابلد نفس کا پرستار حسد و بغض، کینہ و کدورت اور عداوت و نفرت اہلسنت (بریلوی) میں اس قدر آگے بڑھا ہوا کہ جب لکھنے بیٹھا تو اسے کتاب کے شروع میں تسمیہ (بسم اللہ شریف) لکھنے تک کا ہوش نہ رہا کیونکہ اس کا منشاء تو اپنی اس تالیف سے مسلمانوں کو مشرک وبدعتی بنانا تھا لہذا اس نے خوب اپنے دل کا غبار نکالا اور منہ میں جو آیا بکا لہذا ضرورت اس امر کی تھی کہ کوئی عاشق رسول (ﷺ) سُنیت کا درد رکھنے والا اس بے باک کے منہ میں لگام دے لہٰذا جب لوگ سیدی مرشد من پیر طریقت رہبر شریعت خلیفہ مفتی اعظم عالم اسلام حضرت علامہ مولانا عبدالوہاب خاں صاحب قادری رضوی مصطفوی دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں مُصِر ہوئے تو آپ نے باوجود علالت شدیدہ کے دو چار دن میں ہی "مصباح الظلام علیٰ رد اعداء الاسلام" (المعروف) "اہلسنت دیوبند کا عرفان" کی صورت میں ایک رسالہ تحریر فرما کر وہابیہ دیوبندیہ کے کید و مکر کو واضح فرمایا اور عقائد اہلسنت کی محافظت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت کا سایہ ہم پر تادیر قائم رکھے اور ان ایمان کے ڈاکوؤں سے تمام مسلمانوں کو محفوظ و مامون فرمائے۔

(آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

سگ بارگاہ رضا
ندیم احمد قادری

بسم الله الرحمٰن الرحیم

نحمده و نصلی و نسلم علی رسوله الکریم

پیش لفظ

عزیز دوستو! پیارے بچو! قیامت قریب سے قریب تر ہوتی جارہی ہے۔ نئے نئے فتنے طرح طرح کے فرقے حشرات الارض کی مانند پھیلتے جارہے ہیں۔ مسلمانوں کو فریب دینے کی خاطر اسلامی لباس میں ملبوس بفحوائے ذیاب فی ثیاب (کپڑوں میں بھیڑیے) اسلام اور سنت کے نام پر مسلمانوں کو گمراہ کررہے ہیں۔

وہ مبارک زمانہ جس کے بارے میں سرکار ابد قرار (ﷺ) نے ارشاد فرمایا "خیرالقرون قرنی" سب زمانوں میں بہتر میرا زمانہ ہے اس زمانے میں بھی منافق مسلمانوں کو فریب دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن الناس من یقول امنا باللہ وبالیوم الاخر وما هم بمومنین۔ یخدعون الله والذین امنو وما یخدعون الا انفسهم وما یشعرون اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور وہ ایمان والے نہیں فریب دینا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں، پھر انکی علامت اس طرح بیان فرمائی واذا لقوا الذین امنو قالوا امنا واذا خلوا الی شیطینهم قالوا انا معکم انما نحن مستهزون "اور جب ایمان والوں سے ملیں تو کہیں ہم ایمان لائے اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوں تو کہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو یونہی ہنسی کرتے تھے۔"

اس زمانِ برکت نشان کے بعد جتنا بُعد (دوری) ہوتا گیا فتنے جنم لیتے رہے گمراہی اور بے دینی بڑھتی گئی۔ نئے نئے فرقے پیدا ہوتے گئے ان ہی فرقوں میں سے ایک فرقہ وہابیہ بھی ہے جو مختلف چولوں میں نظر آرہا ہے۔ ان میں غیر مقلد جو اپنے کو اہلحدیث کہتے اور تقلید آئمہ کو شرک ٹھہراتے اور مسلمانوں کو مشرک سمجھتے ہیں ان میں بھی متعدد پارٹیاں ہیں دیکھو

کتاب مستطاب " تقلید آئمہ ملت بجواب اصلی اہلسنت " اور ان ہی وہابیہ میں مقلد بھی ہیں جو اپنے کو سنی اور حنفی بتاتے اور مسلمانوں پر شرک کا فتویٰ لگاتے ہیں ان میں بھی متعدد گروہ ہیں مثلاً دیوبندی، تبلیغی، مودودی اور سواد اعظم اہلسنت وغیر ہم۔ تقریباً ڈھائی تین سو سال پہلے متحدہ ہندوستان (پاک و ہند) میں وہابیت دیوبندیت نام کی کوئی چیز نہ تھی اور نہ ہی غیر مقلد اہلحدیث کا نشان ملتا تھا۔ مولوی اسمٰعیل دہلوی اور ان کے رفقائے کار نے انگریزوں کی سرپرستی میں وہابیت کو پروان چڑھایا اور مسلمانوں کو سکھوں سے جہاد کرنے کا فریب دے کر سید صاحب (مولوی اسمٰعیل کے پیر) نے پہلا جہاد حاکم یاغستان یار محمد خان سے کیا۔ ملاحظہ ہو ارواح ثلثہ مصدقہ مولوی اشرف علی اور تذکرۃ الرشید مولوی عاشق الٰہی میرٹھی، آج ہر شہر و قصبہ اور دیہات میں وہابیہ غیر مقلد اہلحدیث اور مقلد دیوبندی تبلیغی مودودی وغیرہ کی یلغار ہے ہر جگہ بستر اٹھائے کتابیں بغل میں دبائے پھرتے اور مسلمانوں کو گمراہی کی جانب دعوت دیتے وہابی بنانے کے درپے ہیں اور مومنین ہی نہیں بلکہ سلف صالحین کو مشرک و گمراہ بتاتے ہیں آپ استنجے کے لئے اگر ڈھیلا تلاش کریں گے تو بدقت تلاش بسیار کے بعد ہی ملے گا مگر مسجد کی امامت کے لئے وہابی دیوبندی وغیرہ کی تلاش میں کوئی دقت نہیں ہوگی۔ ایک مانگو گے تین وہابی ملیں گے یہ گمراہی کے ثمرات ہیں فسق و فجور، گمراہی اور بے دینی دن بدن بڑھ رہی ہے اور دینداری اور نیک کرداری کم سے کم تر نظر آتی ہے اور متقی اور پرہیزگار خال خال پائے جاتے ہیں یہ اس بات کی بین دلیل ہے کہ یہ سارے جدید فرقے جن کی آج کثرت ہے سب گمراہی کے دھندے ہیں مسلمانوں کو گمراہی کی طرف بلانے اور وہابی بنانے والے جال ہیں ان فرقوں کا ہر سپاہی عزازیل کا لشکری ہے اور اپنے آقائے نعمت مسٹر عزازیل کی نمک خواری کا حق ادا کر رہا ہے ان کی معروف نشانی محبوبان خدا کی شان میں گستاخی کرنا ہے۔ عرس نوری رضوی کے موقع پر حال ہی میں لانڈھی جانے کا اتفاق ہوا تو احباب نے ایک کتابچہ مسمّٰی بہ "ایمان و نماز اہل سنت" پیش فرماتے ہوئے طالب جواب ہوئے۔ کتاب ھٰذا کے مؤلف مسٹر ندیم دیوبندی ہیں، پیش لفظ میں تالیف کتاب کی غرض و غایت یوں

بیان فرماتے ہیں :

"جہاں ناظرہ اور حفظ کو ہی تعلیم کی انتہاء سمجھ لیا جاتا ہے اور ماں باپ اسی کو منتہیٰ سمجھتے ہیں جب کہ بد قسمتی سے ان میں سنت وبدعت، توحید وشرک میں امتیاز کرنے کی صلاحیت ہی نہیں ہوتی بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ ان فارغ الذہن نونہالوں کو عقیدۂ اہلسنت کا صحیح علم ہی نہیں ہوتا اس لئے وہ عام جہالت کی تاریکی کو ہی نور سمجھ لینے پر مجبور ہوتے ہیں۔

؎ لٹیروں نے جنگل میں شمع جلا دی
مسافر یہ سمجھا کہ منزل یہی ہے

اس لحاظ سے یہ بچے قابل رحم ہوتے ہیں ان کو عقائد واعمال کی خاص اور مختصر تعلیم دینا دینی فریضہ اور وقت کا تقاضا ہے تاکہ وہ بدعات' رسومات کے جنگل میں نہ بھٹکیں۔" (صفحہ ۲'۳)

مؤلف کی یہ عبارت غمازی کر رہی ہے کہ والدین کی اکثریت مذہب مہذب اہل سنت کے عقائد کی حامل ہے جن عقائد کو یہ شرک وبدعت سے تعبیر کرتے ہیں خود مؤلف مسٹر ندیم دیوبندی کے شجرہ نسب کا محاسبہ کیجئے تو ممکن ہے کہ ان کے والدین ان ہی عقائد کے حامل ہوں جن کو یہ بدعت وشرک ٹھہراتے ہیں۔ بالفرض والدین نہ سہی تو دادا پردادا لکڑ دادا کی جانب رجوع کریں تو یقیناً انہیں عقائد اہلسنت ہی کے حامل پائیں گے۔ پھر یہ سلسلہ طویل ان کے جد اعلیٰ تک ان ہی عقائد کا حامل ہوگا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ مسٹر ندیم دیوبندی کی پیدائش کا منتہیٰ ہی ایسے لوگوں پر ہے جو سارے بدعتی اور مشرک تھے۔

فقیر سراپا تقصیر نے باوجود اپنی بے بضاعتی اور عدیم الفرصتی کے احباب کے حکم پر اپنی گردن تسلیم جھکا دی۔ اللہ عزیز وغفار اپنے پیارے حبیب احمد مختار (ﷺ) کے صدقے میں احقاق حق اور ابطال باطل کی توفیق عطا فرمائے۔ اس عجالہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور

منارہ نور ہدایت بنائے اور مسلمانوں کو حق و باطل میں امتیاز کرنے کی صلاحیت عطا فرمائے

آمین یا رب العلمین۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ و نور عرشہ سیدنا و مولانا محمد وآلہ واصحابہ و بارک وسلم ابدا ابدا۔

فقیر ابو الرضا عبد الوہاب خان القادری الرضوی غفرلہ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمدلله الواحد القهار۔ القوی العزیز المنتقم الجبار المتعالی۔ بصفات الکمال والجلال المنزه عن قول اهل الکفر والطغیان والضلال والذی لیس له ضدو لانه ولا مثال۔ ثم الصلوٰة والسلام علی افضل العلمین خاتم الانبیاء والمرسلین رحمة للعلمین سیدنا و سندنا و مولانا محمد واله واصحابه اجمعین اما بعد!

عزیز دوستو! اور پیارے بچو! مسٹر ندیم دیوبندی نے اپنی کتاب کا نام "ایمان و نماز اہلسنت" رکھا جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عقائد اہلسنت جن کو ایمان سے تعبیر کرتے ہیں کیا ہیں اور ان کی نماز کیا ہے مگر اس سے قبل یہ معلوم کرنے کی سخت ضرورت ہے کہ مؤلف کی مراد اہل سنت سے کیا ہے چنانچہ کتاب کا مؤلف اس کی تشریح اس طرح کرتا ہے۔

"پیارے بچو! آپ کو علم تو ہو گیا کہ دیوبند انڈیا کا ایک شہر ہے وہاں دنیا کی سب سے بڑی یونیورسٹی ہے اس یونیورسٹی کے پڑھے ہوئے علمائے کرام اولیائے کرام اور ان کے ماننے والوں کو اہلسنت حنفی دیوبندی کہا جاتا ہے۔" (کتاب "ایمان و نماز اہلسنت" صفحہ 59)

اس عبارت سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ اہلسنت دیوبند دار العلوم دیوبند سے پیدا ہوئے اس سے پہلے ان کا کوئی وجود نہ تھا۔ اب یہ معلوم کرنا نہایت ضروری ہو گیا کہ یہ کون سا فرقہ ہے اور ان کے عقائد کیا ہیں۔

اہلسنت دیوبند کی تعریف

عزیزان امت نونہالان ملت! اب تو آپ نے سمجھ لیا ہو گا کہ اہلسنت سے مراد اہلسنت دیوبند ہیں۔ مسٹر ندیم دیوبندی جس کی وضاحت اس طرح فرماتے ہیں کہ دار العلوم دیوبند کے علمائے کرام 'اولیائے کرام اور ان کے ماننے والوں کو اہلسنت حنفی دیوبندی کہا جاتا ہے اس کا حاصل یہ ہوا کہ دار العلوم دیوبند کے علماء اور اولیاء کے ماننے والوں یعنی ان کے عقائد پر ایمان لانے والوں کو اہل سنت دیوبند کہا جاتا ہے یہاں سے اس فرقے کی ابتداء ہوتی

ہے اس سے پہلے اہلسنت دیوبند نام کی کوئی چیز نہ تھی اب یہ بات لازم آتی ہے کہ ان علماء دیوبند اور اولیائے دیوبند کے عقائد کیا ہیں اگر عقائد وہی ہیں جو علماء اہلسنت سلف صالحین سے چلے آرہے ہیں تو علامت امتیاز بے سود پس یہ علامت امتیاز ہی اعلان کر رہی ہے کہ ان کے عقائد سلف صالحین کے خلاف وجدا ہیں جیسے گھی تھا اب آگیا ڈالڈا گھی تو دونوں میں فرق ہے۔

دیوبند کے اولیائے کاملین اور بزرگان دین

عزیزان امت ونونہالان ملت! دیوبند کے اولیاء اور بزرگان دین کے اسماء گرامی ملاحظہ فرمائیں۔ پھر ان کے عقائد وایمان پر نظر فرمائیں تو ان کے دین ومذہب کا حال واضح ہو جائے گا۔ مسٹر ندیم دیوبندی زیر عنوان "(دیوبند کے) اولیائے کرام اور بزرگان دین" رقمطراز ہیں: "ہم چند خاص بزرگوں کے بابرکت نام ذکر کرتے ہیں ان کو اچھی طرح یاد کرلو:

۱۔ پیر کامل حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی

۲۔ مولانا قاسم نانوتوی دیوبند یونیورسٹی کے بانی پرنسپل تھے

۳۔ شیخ کامل حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی

۴۔ جنگ آزادی کے ہیرو شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی

۵۔ پیران پیر حضرت مولانا اشرف علی تھانوی

۶۔ قطب الاقطاب حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی دیوبند یونیورسٹی کے بڑے شیخ الحدیث

۷۔ شیخ التفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی

۸۔ بے مثال خطیب سید عطاء اللہ شاہ بخاری

۹۔ محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوری

۱۰۔ امام المتکلمین حضرت مولانا محمد علی جالندھری

۱۱۔ مفتی اعظم اور عظیم سیاستدان شیخ الحدیث مولانا مفتی محمود پاکستان میں ان سے بڑا مفتی اور سیاستدان پیدا نہیں ہوا۔

۱۲۔ شیخ القرآن والحدیث مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی

۱۳۔ حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی مشہور خطیب تھے

۱۴۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب

۱۵۔ پیر طریقت حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارضی یہ پیران پیر کے خلیفہ تھے

بچوں! یہ تمام بزرگ اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں ان سب کے لئے ایصال ثواب کیا کریں۔" (ایمان و نماز اہلسنت 'صفحہ 60 ,61 ,62)

عزیزان ملت یہ ہے متاع ولایت اور بزرگان جماعت دیوبند کے اسماء گرامی جن پر ایمان لانے والوں اور پیروی کرنے والوں کو اہلسنت دیوبند کہا جاتا ہے۔

ایک شبہ اور اس کا ازالہ

اگر کسی کے ذہن میں یہ بات پیدا ہو کہ مسٹر ندیم دیوبندی نے تو یہ کہا کہ دیوبند یونیورسٹی کے پڑھے ہوئے علمائے کرام 'اولیائے کرام اور ان کے ماننے والوں کو اہلسنت حنفی دیوبندی کہا جاتا ہے۔ آپ نے ایمان لانے اور پیروی کرنے والوں کو اہلسنت دیوبند لکھا۔

اے عزیز! ماننے کا مطلب ہی ایمان لانا ہے چنانچہ ملاحظہ فرمائیں سورۂ بقرہ کے آخری رکوع میں آیت کریمہ "امن الرسول بما انزل الیه من ربه والمومنون کل امن باللہ والملٰئکة و کتبه و رسله" کا ترجمہ مسٹر ندیم دیوبندی کے شیخ الہند مولوی محمود الحسن دیوبندی اس طرح کرتے ہیں: "مان لیا رسول نے جو کچھ اترا اس پر اس کے رب کی طرف سے اور مسلمانوں نے بھی سب نے مانا اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور اس کی کتابوں کو اور اس کے رسولوں کو۔"

دیکھا آپ نے ندیم صاحب کے شیخ الہند نے ایمان لانے کا مطلب ماننا یعنی مان لیا اور مانا ہی کیا ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے صاحبزادے شاہ عبدالقادر صاحب محدث

دہلوی اس آیت کے تحت موضح القرآن میں فرماتے ہیں یعنی "یہود و نصاریٰ کی طرح نہیں کہ کسی پیغمبر کو مانا اور کسی پیغمبر کو نہ مانا۔" اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ اولیائے دیوبند مذکورہ اور علماء دیوبند مسطورہ پر ایمان لانے والے اور ان کی پیروی کرنے والوں کو اہلسنت دیوبند کہا جاتا ہے اور جو ان کو نہ مانے یا ان کے عقیدے کے خلاف عقیدہ رکھے وہ اہلسنت دیوبند ہرگز نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ یہ ثابت ہوا کہ یہ فرقہ بدعتی فرقہ (جو نیا پیدا کیا گیا) ہے۔

دیوبند کے اولیائے کاملین اور بزرگان دین

مسٹر ندیم دیوبندی نے دیوبند کی متاع دین خصوصاً اہلسنت دیوبند کے عمائدین کی فہرست دے کر بچوں کو یاد کرنے کی تاکید فرمائی۔ ان پر خامہ فرسائی کی جائے تو ایک ضخیم کتاب بن جائے۔ یہ مختصر مجالہ اس کا متحمل نہیں ہم صرف چند نظائر پر ہی اکتفا کرتے ہیں' جس سے دیوبندی مذہب کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ ساری زندگی کے اعمال کا جائزہ امر دشوار اور محض بیکار ہے جس طرح ایک شخص رات دن اللہ عزوجل کی عبادت کرے اللہ تعالیٰ کے لئے لاکھوں سجدے کرنے کے باوجود اگر ایک سجدہ مہادیو کو کرے تو مہادیو کو سجدہ کرتے ہی وہ کافر خارج از اسلام ہو جائے گا اس کی ساری عبادت و ریاضت بیکار اس کو کفر سے نہ بچا سکے گی۔ ابلیس لعین کا حال قرآن کریم میں مذکور باوجود یکہ اس نے لاکھوں برس اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت کی یہاں تک کہ فرشتوں کا استاد ہو گیا مگر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم کے انکار نے اس کو مردود کر دیا اسی طرح کسی کے عقائد و اعمال میں ایک بات بھی عقائد اسلام کے خلاف پائی جائے گی وہی اسلام سے خارج کرنے کے لئے کافی ہے اسی اصول کے تحت ہم دیوبند کے اولیاء و عمائدین کو دیکھیں گے کہ وہ کون سے دین کی اشاعت میں سرگرم عمل ہیں۔

شیخ الاسلام دیوبند مولوی محمد قاسم نانوتوی و ختم نبوت

دار العلوم دیوبند کے بانی اور پرنسپل ارشاد فرماتے ہیں:

"اول معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تا کہ فہم جواب میں کچھ

وقت نہ ہو۔ سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
کا خاتم ہونا بایں معنی کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور
آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم و تاخر زمانی
میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ
و خاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔"
(تحذیر الناس' صفحہ 2, 3 ماہنامہ خالد دیوبند ربیع الاول 53ھ)

دیوبندی عقیدہ

اول : اس سے معلوم ہوا کہ خاتم النبیین کا مطلب آخری نبی نہیں۔
دوم : حضور (ﷺ) کو آخری نبی سمجھنا عوام کا خیال ہے۔
سوم : آخری نبی ہونے میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔

حضور (ﷺ) کے بعد نیا نبی پیدا ہونا خاتم النبیین کے خلاف نہیں

دیوبند کے شیخ اسلام مولوی محمد قاسم نانوتوی فرماتے ہیں :
"بالفرض بعد زمانہ نبی (ﷺ) کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی
میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"
(تحذیر الناس' صفحہ 32' ماہنامہ خالد دیوبند بلت ماہ جمادی الثانی 58ھ صفحہ 40)

دیوبندی عقیدہ

حضور (ﷺ) کے بعد نبی کا پیدا ہونا ممکن ہے محال نہیں۔

امام اعظم ابو حنیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور ختم نبوت

"خیر الحسان" میں ہے کہ آپ کے زمانے میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور
کہا کہ مجھ کو مہلت دو کہ میں تمہارے سامنے کوئی معجزہ پیش کروں تو آپ (رضی اللہ تعالیٰ
عنہ) نے فرمایا جس نے اس سے کوئی علامت طلب کی وہ بھی کافر ہوا۔ اس لئے کہ وہ رسول

(ﷺ) کے قول لانبی بعدی کا جھٹلانے والا ہے۔

(ماہنامہ نورالاسلام ستمبر 'اکتوبر 1958ء صفحہ 98

عقیدہ دیوبندی

بانی دارالعلوم دیوبند بعد زمانہ نبوی (ﷺ) کے کوئی نبی پیدا ہونے کو آیت خاتم النبین کے خلاف نہیں مانتے۔

نبی امت سے علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں

دارالعلوم دیوبند کے بانی اور پرنسپل مولوی محمد قاسم نانوتوی فرماتے ہیں :

"انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا "عمل" اس میں بسا اوقات امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔" (تحذیرالناس' صفحہ 4)

دیوبندی عقیدہ

(۱) انبیاء امت سے علم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔

(۲) امتی عمل میں نبی سے بڑھ جاتے ہیں۔

دیوبند کے شیخ کامل مولوی رشید احمد گنگوہی

دیوبندیوں کے امام ربانی رشید احمد گنگوہی اور مولوی خلیل احمد صاحب دونوں بالاتفاق لکھتے ہیں :

"شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر عالم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص (قرآن وحدیث) سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک

ثابت کرتا ہے۔

(براہین قاطعہ، صفحہ 51، کتب خانہ امدادیہ دیوبند)

مولوی محمد قاسم نانوتوی نے نبی کو علم میں امت سے ممتاز ٹھہرایا اور جناب رشید احمد صاحب نے علم میں شیطان کو بڑھایا بلکہ شیطان کے لئے علم نص (قرآن و حدیث) سے ثابت فرمایا اور حضور (ﷺ) کے لئے ثابت کرنا شرک ٹھہرایا۔

دیوبندی عقیدہ

شیطان کے لئے علم محیط زمین نص سے ثابت، حضور (ﷺ) کے لئے علم محیط زمین ثابت کرنا شرک اور شرک کا مطلب ہے دوسرا خدا تجویز کرنا چنانچہ دیوبندیوں کے خداؤں میں شیطان اور ملک الموت بھی شامل ہیں۔

حضور (ﷺ) کے استاد علماء دیوبند ہیں

مولوی رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد صاحب بالاتفاق فرماتے ہیں کہ :

"ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔" (براہین قاطعہ، صفحہ 26)

دیوبندی عقیدہ

جو کسی کو کوئی علم سکھاوے وہ استاد ہے اور حضور (ﷺ) نے اردو علماء مدرسہ دیوبند سے سیکھی لہٰذا حضور (ﷺ) علماء دیوبند کے شاگرد ہیں۔ (معاذ اللہ)

نوٹ : حضور (ﷺ) پر شیطان کے علم کو ترجیح دینے پر یہ گمان ہو سکتا تھا کہ بانی دارالعلوم نے تو امتی سے علم میں نبی کو ممتاز مانا ہے مگر یہاں علماء دارالعلوم دیوبند سے اردو سیکھی تو جو علم معاذ اللہ آپ کو نہ تھا علماء دیوبند نے سکھایا، علماء دیوبند کو امتی مانیں تو بات نہیں

بنتی اس لئے نبی ہی ماننا پڑے گا کہ بات تو بن جائے اور حضور (ﷺ) کو معاذ اللہ امتی کہ نبی امتی سے علم میں ممتاز ہوتا ہے۔

اولیائے دیوبند اور انگریزوں سے جہاد کی حقیقت

مسٹر ندیم دیوبندی رقمطراز ہیں :

"اس یونیورسٹی (دار العلوم دیوبند) کے بانی حضرت مولانا قاسم نانوتوی اور ان کے ساتھی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی اور ان کے شیخ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی میدان جہاد میں آئے اور انگریز پادریوں سے مقابلہ کیا اور مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کی۔

بچو ! حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی صرف بہت بڑے عالم اور صاحب کرامت بزرگ ہی نہیں تھے بلکہ مجاہد اور سپہ سالار فوج بھی تھے ' انہوں نے دیوبند کے محاذ جنگ پر انگریزوں سے جنگ بھی کی اور کئی جگہوں پر انگریز فوجوں کو شکست بھی دی۔"

(ایمان و نماز اہلسنت 'صفحہ 57)

پیارے بچو ! یہ تھے مسٹر ندیم دیوبندی اب مولوی عاشق الٰہی میرٹھی جو خلیفہ مجاز ہیں امام ربانی دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی کے وہ مسلمانوں کی جنگ آزادی کا ایک واقعہ اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

"اس گھبراہٹ کے زمانے میں جبکہ عام لوگ بند کواڑوں گھر میں بیٹھے ہوئے کانپتے تھے حضرت امام ربانی (رشید احمد گنگوہی) اور نیز دیگر حضرات اپنے کاروبار نہایت ہی اطمینان کے ساتھ انجام دیتے اور جس شغل میں اس سے قبل مصروف تھے بدستور ان کاموں میں مشغول رہتے تھے کبھی ذرہ بھر اضطراب نہیں پیدا ہوا اور کسی وقت حبہ برابر تشویش لاحق نہیں ہوئی آپ کو اور آپ کے مختصر مجمع کو جب کسی ضرورت کے لئے شاملی کرانہ یا مظفر نگر جانے کی ضرورت ہوئی غایت درجہ سکون و وقار کے ساتھ گئے اور طمانیت قلبی کے ساتھ واپس ہوئے ان ایام میں آپ کو ان مفسدوں (مجاہدین اسلام) سے مقابلہ بھی کرنا پڑا جو غول

کے غول پھرتے تھے۔ حفاظت جان کے لئے تلوار البتہ پاس رکھتے تھے اور گولیوں کی بوچھاڑ میں بہادر شیر کی طرح چلے آتے تھے ایک مرتبہ ایسا بھی اتفاق ہوا کہ حضرت امام ربانی (رشید احمد گنگوہی) اپنے رفیق جانی مولانا قاسم العلوم (قاسم نانوتوی) اور طبیب روحانی حاجی (امداد اللہ) صاحب نیز حافظ ضامن صاحب کے ہمراہ تھے کہ بندوقچیوں (مجاہدین اسلام) سے مقابلہ ہو گیا۔ یہ نبرد آزما دلیر جتھا اپنی سرکار (انگریز) کے مخالف باغیوں کے سامنے سے بھاگنے یا ہٹ جانے والا نہ تھا اس لئے اٹل پہاڑ کی طرح پرا جما کر ڈٹ گیا اور سرکار (انگریز) پر جان نثاری کے لئے تیار ہو گیا۔ اللہ رے شجاعت جوانمردی کہ جس ہولناک منظر سے شیر کا پتہ پانی اور بہادر سے بہادر کا زہرہ آب ہو جائے وہاں چند فقیر ہاتھوں میں تلواریں لئے جم غفیر بندوقچیوں (مجاہدین اسلام) کے سامنے ایسے جمے رہے گویا زمین نے پاؤں پکڑ لئے ہیں چنانچہ آپ پر فیریں ہوئیں اور حضرت حافظ ضامن صاحب زیر ناف گولی کھا کر شہید بھی ہوئے۔"

(تذکرۃ الرشید' جلد اول' صفحہ 74-75)

دیوبندی عقیدہ

(۱) جہاد مسلمانوں سے ہوتا ہے کافر سے ہرگز نہیں کیونکہ کافر ان کے سرکار ہیں اور مسلمان ان کے نزدیک مشرک ہیں۔

(۲) کفار انگریزوں کی حمایت میں جان نثار کرنے والا شہید ہوتا ہے۔

غور طلب یہ امر ہے کہ مسٹر ندیم دیوبندی فرماتے ہیں کہ انگریزوں سے جنگ کی' اور مولوی عاشق الٰہی خلیفہ مولوی رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں اپنی سرکار کے مخالف باغیوں کے سامنے سے بھاگنے یا ہٹ جانے والا نہ تھا۔ اس لئے اٹل پہاڑ کی طرح پرا جما کر ڈٹ گیا اور سرکار پر جان نثاری کے لئے تیار ہو گیا۔ یہ سرکار کون تھی اور اس کے مخالف کون' اسی سرکار پر جان نثار کر کے شہید بھی ہو گئے۔

پیارے بچو! دونوں کا بیان ایک دوسرے کے خلاف' دونوں میں جھوٹا کون ہے؟ مسٹر ندیم دیوبندی ذرا آنکھ کھول کر دیکھو یہ تمہارے شیخ کامل کے خلیفہ عاشق الٰہی ہیں جو کہ

جھوٹے کذاب ہیں یا پھر تم بہت بڑے کذاب مفتری۔ اب آپ بھی پڑھیں لعنت الله علی الکذبین ۔ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے۔

دوسری جگہ اپنی سرکار برطانیہ کی حمایت میں فرماتے ہیں :

"جن کے سروں پر موت کھیل رہی تھی انہوں نے کمپنی (انگریز) کے امن و عافیت کا زمانہ قدر کی نظر سے نہ دیکھا اور اپنی رحمدل گورنمنٹ کے سامنے بغاوت کا علم قائم کیا۔" (تذکرۃ الرشید، جلد اول، صفحہ 73)

مسٹر ندیم یہ رحم دل گورنمنٹ کس کی ہے جس کی پاسداری فرمائی جارہی ہے۔ تمہیں ایسا خبیث جھوٹ بولتے لکھتے شرم نہ آئی۔ شرم تو ایمان کی علامت ہے وہ مفقود پھر شرم کیسی ؟

شیخ الہند محمود الحسن دیوبندی

ان کا شمار بھی اولیاء دیوبند میں ہوتا ہے۔ مولوی رشید احمد گنگوہی کی موت پر ان کا مرثیہ خوانی کرنا ان کی ولایت کی عکاسی کرتا ہے۔ ملاحظہ ہو، محمود الحسن فرماتے ہیں ؎

زبان پر اہل اہوا کے ہے کیوں اعل ہبل

اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی

(مرثیہ گنگوہی از محمود الحسن صفحہ 5 رحیمیہ دیوبند)

بانی اسلام تو اللہ تعالیٰ ہے یا پھر مجازاً حضور (علیہ السلام) کو کہہ سکتے ہیں اور محمود الحسن صاحب اپنے امام ربانی گنگوہی کو بانی اسلام کا ثانی فرمار ہے ہیں یعنی خدا کا ثانی (معاذ اللہ)

نیز اپنے امام ربانی کے متعلق فرماتے ہیں ؎

خدا ان کا مربی تھا وہ مربی تھے خلائق کے

میرے مولیٰ میرے ہادی تھے بیشک شیخ ربانی

(مرثیہ گنگوہی از محمود الحسن صفحہ 9 رحیمیہ دیوبند)

مسٹر ندیم کے پیران پیر مولوی اشرف علی تھانوی الحمدلله رب العلمین کا

ترجمہ اس طرح بیان کرتے ہیں "سب تعریفیں اللہ کو لائق ہیں جو مربی ہیں ہر ہر عالم کے۔"
پس مربی خلائق ترجمہ ہے رب العلمین کا محمود الحسن فرماتے ہیں کہ گنگوہی رب العلمین ہیں اور ان کا مربی خدا ہے یہی انداز بیان بانی اسلام کا ثانی ہونے میں ہے گویا دونوں جگہ خدا کے بعد دوسرا درجہ گنگوہی کا ہے۔

دیوبندی عقیدہ

(۱) اللہ تعالیٰ بانی اسلام ہے تو رشید احمد بانی اسلام کا ثانی ہے۔

(۲) رشید احمد گنگوہی مربی خلائق (رب العلمین) ہیں اور ان کا مربی خدا ہے شیخ دیوبند محمود الحسن کی ولایت کے ثابت کرنے کو یہ دو اشعار کافی ہیں ورنہ اسی طرح متعدد اشعار مرثیہ میں موجود ہیں۔

دیوبندیوں کے پیران پیر مولوی اشرف علی تھانوی

مسٹر ندیم دیوبندی مولوی اشرف علی تھانوی کو دیوبندیوں کا پیران پیر بتاتے ہیں اور ہم تمام مسلمان حضور محبوب سبحانی قطب ربانی قندیل نورانی پیر لاثانی غوث الاعظم سلطان شاہ سید عبدالقادر جیلانی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو پیران پیر کہتے ہیں۔ اس سے دونوں فرقوں کے مذہب کا فرق ظاہر ہے۔

پیر پیراں میر میراں یا شاہ جیلاں توئی

مگر دونوں پیران پیر میں فرق ضروری ہے۔ دیوبندیوں کے پیران پیر کے نام کا کلمہ پڑھنا اور اللہ (عزوجل) کا رسول کہنا تسلی خاطر کا باعث ہے ملاحظہ ہو مولوی اشرف علی کا مرید اپنا واقعہ کچھ یوں بیان کرتا ہے۔

"کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور (اشرف علی) نام لیتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو

صحیح پڑھنا چاہئے اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جائے لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ (ﷺ) کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے۔ حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے۔ دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور (اشرف علی) کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور (اشرف علی) کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہو گئی زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور اثر ناطاقتی بدستور تھا، لیکن حالت خواب و بیداری میں حضور (اشرف علی) کا ہی خیال تھا لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جائے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے۔ بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ (ﷺ) پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں "اللھم صل علیٰ سیدنا و نبینا ومولانا اشرف علی" حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں۔ اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی خوب رویا اور بھی بہت سی وجوہات ہیں جو حضور (اشرف علی) کے ساتھ باعث محبت ہیں کہاں تک عرض کروں۔"

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندیوں کے پیران پیر اس کا جواب یوں عطا فرماتے ہیں:

"جواب: اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔" (رسالہ الامداد بابت صفر 1335ھ صفحہ 35)

مرید بے چارہ تو خوفزدہ بھی تھا مگر پیران پیر نے اس کی ہمت افزائی فرما دی مریدوں کے لئے تسلی کا سامان فراہم کر دیا۔

دیوبندی عقیدہ

اشرف علی رسول اللہ کہنا اور اپنا نبی نبینا اشرف علی پڑھنا تسلی بخش ہے۔

مولوی حسین احمد شیخ الحدیث دیوبند

مسٹر ندیم دیوبند تحریر فرماتے ہیں: "قطب الاقطاب حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی یہ دیوبند یونیورسٹی کے بڑے شیخ الحدیث تھے۔" (ایمان و نماز اہلسنت' صفحہ 61)

خدا کی شان ہے کہ ٹانڈہ میں پیدا ہونے والا دیوبند میں رہنے والا قلم کی فنکاری سے مدنی بن گیا اور قطب الاقطاب کے رتبے پر فائز کر دیا گیا۔ مسٹر ندیم نے شاید شیخ الاسلام نمبر دیوبند ملاحظہ نہیں فرمایا ورنہ اتنے ہی پر اکتفانہ کرتے ماہنامہ شیخ الاسلام شیخ الحدیث حسین احمد کے بارے میں لکھتا ہے:

> "تم نے کبھی خدا کو بھی اپنے گلی کوچوں میں چلتے پھرتے دیکھا ہے کبھی خدا کو بھی اس کے عرش عظمت و جلال کے نیچے فانی انسانوں سے فروتنی کرتے دیکھا ہے؟ تم کبھی تصور بھی کر سکے کہ رب العلمین اپنی کبرائیوں پر پردہ ڈال کر تمہارے گھروں میں بھی آ کر رہے گا۔"

(خون کے آنسو صفحہ 197 بحوالہ شیخ الاسلام نمبر دیوبند صفحہ 59)

دیوبندی عقیدہ

حسین احمد کے روپ میں خدا اپنی کبریائیوں پر پردہ ڈال کر دیوبند کی گلی کوچوں میں پھرتا اور فانی انسانوں سے فروتنی کرتا ہے۔

پیارے بچو! دیوبند یونیورسٹی کا فیض دیکھا اشرف علی کو نبی اور رسول اور حسین احمد کو جو کہ ٹانڈوی تھے مدنی کر دیا اور پھر خدا بنا کر دیوبند کی گلیوں میں پھرا یا اور رشید احمد گنگوہی کو

مربی خلائق (رب العلمین) بنادیا۔

فانی انسانوں سے فروتنی کرنے والا کھدر پوش کانگریسی

دیوبندیوں کا خدا عرش عظمت و جلال کے نیچے آکر انسانوں سے فروتنی کرنے والا کانگریسی کھدر پوش، گاندھی جی کی سنت کا دیوانہ جو کھدر کے کفن نہ ہونے پر ناراض ہو جائے ملاحظہ ہو:

"اگلے دن اپنے اسکول کے ساتھیوں میں یہ خبر سنی کہ مولانا (حسین احمد) نے ایک جنازے کی نماز کے وقت سخت ناراضگی کا اظہار کیا کیونکہ کفن کھدر کا نہیں تھا۔"

(خون کے آنسو اول صفحہ 98 بحوالہ شیخ الاسلام نمبر صفحہ 65)

مولوی حسین احمد کا فتویٰ گاندھی کی جنبش لب کے ساتھ

مسٹر ابوالاعلیٰ مودودی جو مسلک دیوبند کے حامی اور مؤید ہیں مولوی حسین احمد صاحب کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ:

"میں صاف کہتا ہوں کہ ان (حسین احمد) کے نزدیک کونسلوں اور اسمبلیوں کی شرکت کو ایک دن حرام اور دوسرے دن حلال کر دینا ایک کھیل بن گیا ہے اس لئے کہ ان کی تحلیل و تحریم حقیقت نفس الامری کے ادراک پر تو مبنی نہیں محض گاندھی جی کی جنبش لب کے ساتھ ان کا فتویٰ گردش کرتا ہے۔"

(خون کے آنسو اول صفحہ 181 بحوالہ مسئلہ قومیت صفحہ 63)

مولوی ابوالاعلیٰ مودودی کے بیان سے بھی واضح ہوتا ہے کہ دیوبندیوں کا فانی انسانوں سے فروتنی کرنے والا خدا، گاندھی جی کا اسیر محبت تھا اس کی محبت کا ثمرہ تھا کہ کھدر کے کفن نہ ہونے پر سخت ناراضگی کا اظہار کرتا ہے۔

علامہ اقبال اور حسین احمد

ڈاکٹر علامہ اقبال مولوی حسین احمد کے بارے میں فرماتے ہیں۔

عجم ہنوز نداند رموز دین ورنہ
ز دیوبند حسین احمد چہ بوالعجبی است
سرور بر سر منبر کہ ملت از وطن است
چہ بے خبر ز مقام محمد عربی ﷺ است

دیوبندی دھرم کو جاننے کے لئے ایک حوالہ ہی کافی تھا کہ دیگ میں ایک چاول ہی دیکھتے ہیں اگر چاول خام ہے تو پوری دیگ کے خام ہونے کا ثبوت ہے۔ فقیر نے تو اس قدر حوالہ جات نقل کر دیئے کہ حق پسند دیانتدار کے لئے کافی اور ہٹ دھرم ضدی کے لئے دفتر بھی ناکافی۔ ان حوالہ جات سے معلوم ہو گیا کہ جن کے عقائد ایسے ہیں ان کو اہلسنت دیوبند کہتے ہیں اور جن کے عقائد ایسے نہیں وہ ہرگز اہلسنت دیوبند کہلانے کے مستحق نہیں۔

اہلسنت میں اولیائے کاملین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

مسٹر ندیم دیوبندی نے اپنی متاع دین اولیائے کاملین میں دیوبند کی ساری پونجی کھول کر رکھ دی جن کی تعداد کل بیس ہے۔ یہی اولیائے دیوبند دین کی اساس ہیں اور ان ہی کی پیروی کرنے والے اہلسنت دیوبند کہلاتے ہیں اور جن کو ان کے عقائد وایمان سے اختلاف ہے وہ ہرگز دیوبندی نہیں۔

اہلسنت جن کو مسٹر ندیم دیوبندی 'بریلوی کے عنوان سے یاد کرتے ہیں ان کی تعداد لاکھوں بلکہ کروڑوں سے بھی زائد بلکہ بے شمار ہے جن کا شمار طاقت انسانی سے باہر ہے ان ہی میں سے ہم چند اولیائے کرام کے نام بطور تبرک پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں جن کے مزارات مقدسہ آج بھی مرجع خلائق ہیں اور ان کے فیوض وبرکات جاری و ساری ہیں۔

سیدنا و سندنا و مولانا ہمہ ائمہ اہلبیت وائمہ مجتہدین وائمہ دین متین و حضرت حسن بصری و حضرت بایزید بسطامی و حضرت معروف کرخی و حضرت سری سقطی و حضرت جنید بغدادی و حضرت شبلی و حضرت ابراہیم بن ادھم و حضرت عبدالواحد تمیمی و حضرت داؤد طائی و حضرت

ابو الفرح طرطوسی و حضرت ابو الحسن ھکاری و حضرت ابو سعید مخزومی و حضور پر نور پیران پیر شیخ دستگیر محبوب سبحانی قطب لاثانی غوث صمدانی غوث الاعظم عبد القادر جیلانی و حضرت عبد اللہ بن مبارک و حضرت ابو بکر عبد الرزاق و حضرت ابو صالح نصر و حضرت محی الدین ابو النصر و حضرت علی و حضرت موسیٰ و حضرت حسن و حضرت احمد جیلانی و حضرت بہاء الدین و حضرت ابراہیم ایرجی و حضرت محمد بھکاری و حضرت قاضی ضیاء الدین و حضرت جمال الاولیاء حضرت سید محمد و حضرت فضل اللہ و حضرت سلطان الہند معین الدین چشتی اجمیری و حضرت علی ہجویری و حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی و حضرت صابر کلیری و حضرت نظام الدین اولیاء و حضرت بابا فرید گنج شکر و حضرت قطب الدین بختیار کاکی و حضرت اشرف سمنانی و حضرت شرف الدین یحیٰ منیری و حضرت سفیان ثوری و حضرت حبیب عجمی و حضرت بشر حافی و حضرت ذوالنون مصری و حضرت عبد اللہ مغربی و حضرت ابو علی جرجانی و حضرت ابو بکر واسطی و حضرت شاہ برکت اللہ و حضرت شاہ آل محمد و حضرت حمزہ و حضرت شاہ آل احمد اچھے میاں و حضرت شاہ آل رسول و حضرت شاہ ابو الحسین نوری و حضرت امام اہلسنت مولانا احمد رضا خاں صاحب و حضرت مولانا حجتہ الاسلام حامد رضا خاں و حضرت تاجدار اہلسنت آل رحمٰن مصطفیٰ رضا خاں رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

بالفرض باطل اگر کوئی دیوبندی دعویٰ کرے کہ یہ اولیائے کرام ہمارے گروہ سے ہیں تو وہ عمائدین علماء دیوبند کے عقائد مذکورہ میں سے ان اولیائے کرام میں سے کسی ایک کا بھی کوئی قول پیش کرے جو ان کے عقائد کے مطابق ہو۔ "ھاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین"

اہلسنت کے علماء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

علماء کرام اہلسنت بے حد و بے شمار ہیں جن کا احصاء دشوار ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے ہم چند علماء اعلام کے اسماء گرامی تبرکاً عرض کرتے ہیں۔

حضرت امام الائمہ سراج الامم ابو حنیفہ امام اعظم و حضرت سیدی امام مالک و

حضرت امام شافعی و حضرت امام احمد بن حنبل و حضرت امام محمد و حضرت امام زفر و حضرت امام ابو بکر احمد بن اسحاق و محمد بن محمد بن محمد غزالی و حضرت برہان الدین صاحب ہدایہ و حضرت امام طاہر بن احمد بن عبد الرشید بخاری صاحب خلاصہ و حضرت امام کمال الدین محمد و حضرت امام علی خواص و حضرت امام عبد الوہاب شعرانی و حضرت امام شیخ الاسلام زکریا انصاری و حضرت امام ابن حجر مکی و حضرت امام محمد بن عبد اللہ تمرتاشی و حضرت امام علامہ خیر الدین رملی و حضرت امام علی بن سلطان محمد قاری مکی و حضرت امام شمس الدین محمد شارح نقایہ و حضرت امام علامہ زین الدین مصری صاحب بحر و حضرت امام عمر بن نجیم مصری و حضرت سید احمد و حضرت امام محمد بن علی دمشقی و حضرت امام عبد الباقی زرقانی و حضرت امام ابراہیم بن ابو بکر و حضرت امام احمد شریف مصری و حضرت امام آفندی امین الدین محمد شامی صاحب منیہ و حضرت شیخ محقق شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی و حضرت امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی و حضرت مولانا فضل حق خیر آبادی و حضرت مولانا فضل امام صاحب خیر آبادی و حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی و حضرت مولانا خیر الدین صاحب و حضرت مولانا نقی علی خاں صاحب بریلوی و حضرت مولانا رضا علی خاں صاحب بریلوی و حضرت مولانا حجتہ الاسلام حامد رضا خاں صاحب و حضرت مولانا تاجدار اہلسنت آل رحمٰن مصطفیٰ رضا خاں و حضرت مولانا سید محمد صاحب کچھوچھوی و حضرت مولانا سید ظفر الدین صاحب بہاری و حضرت مولانا ضیغم اسلام محمد حشمت علی خاں صاحب و حضرت مولانا محبوب ملت علی خاں صاحب و حضرت مولانا ارشاد حسین صاحب و حضرت مولانا عبد العزیز صاحب و حضرت مولانا امجد علی صاحب و حضرت مولانا نعیم الدین صاحب مراد آبادی و حضرت مولانا ابراہیم رضا خاں صاحب و حضرت مولانا دیدار علی صاحب و حضرت مولانا رکن الدین صاحب و حضرت مولانا سید قطب الدین صاحب وغیر ہم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

نوٹ : ان علماء کرام یا دیگر معروف علماء اعلام اہلسنت والجماعت میں سے کسی کے عقائد ایسے نہیں جیسے کہ علماء دیوبند کے ہیں مثلاً

۱۔ کذب الٰہی ممکن ہے۔

۲۔ بعد زمانہ نبوی (ﷺ) کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

۳۔ حضور (ﷺ) کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ (ﷺ) سب سے آخری نبی ہیں یہ عوام کا خیال ہے۔

۴۔ انبیاء امت سے علم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔

۵۔ امتی عمل میں نبی سے بڑھ جاتا ہے۔

۶۔ علم محیط زمین شیطان کو نص سے ثابت ہے اور حضور (ﷺ) کے لئے علم محیط زمین ثابت کرنا شرک ہے۔

۷۔ حضور (ﷺ) نے اردو زبان علماء مدرسہ دیوبند سے سیکھی۔

۸۔ اشرف علی کو رسول و نبی کہنا باعث تسلی خاطر ہے۔

۹۔ کھدر کا کفن نہ دینا باعث ملامت ہے۔

۱۰۔ حسین احمد کے روپ میں خدا دیوبند کی گلیوں میں گھومتا ہے وغیرہ۔

معلوم ہوا کہ جن کے ایمان میں مندرجہ بالا عقائد داخل ہیں وہ ضرور دیوبندی ہے اور جو ان عبارات ملعونہ کو کفر دبے دینی سمجھتا ہے وہ ہرگز دیوبندی نہیں بلکہ بریلوی ہے کیونکہ امام احمد رضا خاں (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ان عقائد کو کفر ثابت کیا اور دیگر علمائے اسلام نے اس کی تصدیق فرمائی بس یہی خط امتیاز قائم ہو گیا۔ شیطان لعین نے تعظیم سے انکار ضرور کیا مگر ایسی توہین جیسی کہ علمائے دیوبند نے انبیاء مرسلین بلکہ سید المرسلین (ﷺ) کی لکھی اور چھاپی شیطان کو بھی ایسی جرأت نہ ہوئی۔

شیطان سے یہ کہہ دو شاگردی کرے اب آکر
توہین مصطفیٰ ﷺ میں ہے ہر دیوبندی امام تیرا

عقیدہ توحید

دیوبندی دھرم والے توحید الٰہی کیا جانیں جس طرح ان کا دین' اسلام سے مختلف ہے اسی طرح ان کی توحید بھی مختلف ہے۔ یہ جس بات کو توحید بتائیں وہی شیطان کے لئے ثابت فرمائیں۔ مثلاً دیوبندیوں کے امام ربانی مولوی رشید احمد گنگوہی علم محیط زمین ثابت کرنا حضور (ﷺ) کے لئے شرک بتاتے ہیں اور اسی علم کو شیطان کے لئے نص سے ثابت کرتے ہیں (حوالہ گزرا)۔ پس شرک مقابل ہے توحید کے۔ علم محیط زمین کو حضور (ﷺ) کے لئے ثابت کرنا شرک ہے تو یہ علم محیط زمین توحید کو لازم ہے اور اس کو شیطان و ملک الموت کے لئے نص سے ثابت کرنے کا معنی یہ ہے کہ مرتبہ توحید میں شیطان و ملک الموت دونوں کو برابر کا شریک کرنا ہے چنانچہ توحید تینوں کے لئے ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ دیوبندی دھرم میں دیو کے بندے جس کو چاہیں خدا بنا دیں۔

دیوبندی دھرم کے پرچارک مسٹر ندیم دیوبندی فرماتے ہیں :

"اللہ تعالیٰ کو شرک ناپسند ہے۔ ہر گناہ کو اللہ تعالیٰ بخش سکتے ہیں لیکن شرک کو معاف نہیں کریں گے۔ شرک کرنے والا اسلام سے نکل جاتا ہے۔ مسلمان نہیں رہتا۔" (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 6)

پھر فرماتے ہیں "اس کی تشریح کچھ یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی پوری کائنات کا مالک و خالق اور پروردگار ہے وہی حاجت روا اور مشکل کشا ہے سب اسی کے حکم سے ہوتا ہے مثلاً رزق وہی دیتا ہے' بیماری اور شفاء اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے آتی ہے۔ اولاد میں بیٹا یا بیٹی دے سب کچھ اسی کے اختیار میں ہے۔ مصیبت سے نجات اللہ تعالیٰ ہی دے سکتے ہیں اس لئے مصیبت میں اللہ تعالیٰ ہی کو پکارنا چاہئے۔" (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 5)

شرک کیا ہے ؟

دیوبندی دھرم کے پرچارک مسٹر ندیم دیوبندی فرماتے ہیں :

"اگر کوئی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی انسان' جن' فرشتہ' نبی یا ولی کو یہ سمجھ کہ وہ مشکل

سے نجات دے سکتے ہیں اور حاجت پوری کر سکتے ہیں اولاد دے سکتے ہیں تو یہ شرک ہے۔"
(ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 6,5)

پھر فرماتے ہیں :

"بعض جاہل مصیبت میں یا علی مدد' یا غوث اعظم' یارسول اللہ پکارتے ہیں یہ کفر ہے۔"(ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 6)

پھر کہتے ہیں :

"کیونکہ مدد تو اللہ تعالیٰ ہی کر سکتے ہیں اسی لئے ہر نماز میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت ہوتی ہے اس میں وایاك نستعین پڑھ کر اقرار کرتے ہیں کہ اے اللہ ہم صرف تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں یعنی تیرے سوا کوئی مدد نہیں کر سکتا۔"(ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 6)

سبحان اللہ ! یہ کہاں سے آگیا کہ تیرے سوا کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ قرآن میں بھی ہیرا پھیری سے باز نہیں آتے اگر اس کا یہی مطلب ہے تو الحمد للہ میں ہے کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے تو اپنے عمائدین جن کو تم اولیاء اور بزرگان دین سے تعبیر کرتے ہو ان کی تعریف میں جو کہا گیا وہ بھی شرک و کفر ہونا چاہئے ؟ کیا قطب الاقطاب کہنا اور پیران پیر وغیرہ لکھنا تعریف نہیں اور ہر تعریف اللہ کے ہے تو یہ تمہارا کفر و شرک ثابت ہے اس اصول سے تم خود مشرک و کافر بن گئے۔

حاجت روا

(1) دیوبندی دھرم میں کسی کو حاجت روا یا مشکل کشا سمجھنا شرک ہے لیکن قرآن کریم میں مذکور ہے کہ فرعون اور اس کی قوم پر غرق ہونے سے پہلے جو عذاب مثلاً خون اور مینڈک و قمل وغیرہ کے آئے تو وہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جاتے اور عرض کرتے "لئن كشفت عنا الرجز التومنن والمرسلين معك بنى اسرائيل" اے موسیٰ (علیہ السلام) اگر آپ (علیہ السلام) نے یہ عذاب دور کر دیا تو ہم آپ (علیہ السلام) پر ایمان لے آئیں گے اور بنی اسرائیل کو آپ (علیہ السلام) کے حوالے کر دیں گے۔ تو یہ

لوگ عذاب سے نجات پاتے مگر بعد کو ایمان نہ لاتے اور جب فرعون اور اس کی قوم غرق ہونے لگی تو فرعون خدا کو پکارتا رہا اور کہتا رہا "امنت برب العلمین و برب موسیٰ و ہارون" مگر غرق ہوا عذاب سے نجات نہ ملی۔

عزیزان ملت! انبیاء کرام علیہم السلام تو شرک کو مٹانے کے لئے تشریف لائے نہ کہ شرک کو رواج دینے کے لئے اگر اللہ کے سوا کسی سے مدد مانگنا شرک ہوتا تو فرعون اور آل فرعون ان عذابوں سے نجات نہ پاتے جب عذاب غرق میں مبتلا ہوئے موسیٰ علیہ السلام کو نہ پایا۔ ان سے مدد طلب کی خدا کو پکارتے رہے اور غرق ہو گئے۔

(2) عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ فرماتے ہے "قال من انصاری الی الله قال الحواریون نحن انصار الله" عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کون ہے جو میری مدد کرے اللہ کی طرف حواریوں نے کہا ہم مدد کریں گے اللہ کے دین کی۔

(3) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "تعاونو اعلی البر و التقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان" نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر مدد نہ کرو۔

(4) "ان تنصرواالله ینصر کم "اگر مدد کرو گے تم اللہ کے دین کی وہ مدد کرے گا تمہاری۔

(5) حضور (ﷺ) کے بارے میں تمام انبیاء مرسلین سے عہد لیا گیا "لتومنن به ولتنصرنه" تم ان پر ایمان لانا اور ضرور ضرور ان کی مدد کرنا۔

(6) حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں جس کو قرآن کریم نے اس طرح بیان فرمایا "انی اخلق لکم من الطین کهئة الطیر فانفخ فیه فیکون طیراً باذن الله وابری الاکمه والابرص واحی الموتی باذن الله وانبئکم مما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم ان فی ذالك لاية لکم ان کنتم مومنین" میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی مورت بناتا ہوں۔ پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً زندہ ہو جاتی ہے

اللہ کے حکم سے اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع رکھتے ہو بیشک ان باتوں میں تمہارے لئے نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔" (آل عمران 49)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اللہ اور اس کے رسولوں پر اس طرح کہ اللہ تعالیٰ معبود ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ اللہ کے رسول ہیں جو مٹی کی مورت کو پھونک مار کر زندہ کر دیتے' بیماروں کو شفا دیتے' مادر زاد اندھے کو بینا اور مُردوں کو زندہ کر دیتے ہیں اور جو کھاتے اور چھپاتے ہیں اس کی بھی خبر رکھتے ہیں اللہ کے حکم سے۔

(7) جبرائیل علیہ السلام نے حضرت مریم سے فرمایا "قال انما انا رسول ربك لاهب لك غلاما زكيا" فرمایا میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں کہ میں تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں۔

دیکھو جبرائیل علیہ السلام حضرت مریم کو ایک ستھرا بیٹا عطا فرما رہے ہیں۔ اس طرح متعدد آیات قرآن کریم میں موجود ہیں ہم صرف سات آیات پر اکتفا کرتے ہیں۔ جن سے حاجت روائی اور مشکل کشائی اور مدد طلب کرنا اور مدد دینا اور بیٹا دینا ثابت ہے۔ دیوبندی دھرم کے اصول سے معاذ اللہ 'اللہ (عزوجل) اور اس کے پیارے رسول اور جبرائیل علیہ السلام سب ہی مشرک ٹھہرتے ہیں ان کے دین کی بنیاد قرآن کریم پر نہیں بلکہ تقویت الایمان پر ہے دیکھو ہماری کتاب مسطاب "تقویت الایمان بمقابلہ عظمت قرآن۔"

ابلیس کا کفر

مسٹر ندیم دیوبندی فرماتے ہیں یا علی مدد' یا غوث اعظم' یا رسول اللہ (ﷺ) پکارنا کفر ہے۔ ہم سوال کرتے ہیں کہ ابلیس کافر ہے یا نہیں؟ اگر ابلیس کافر ہے تو اس نے یا علی مدد' یا غوث اعظم' یا رسول اللہ (ﷺ) کو پکارا ہے؟ ثابت کیجئے ہر گز نہ کر سکو گے' پھر کافر کیوں؟

اقول : ارے نہیں پکارا جب ہی تو کافر ہو گیا اگر پکار لیتا اور حضور (ﷺ) کی رسالت کے

ساتھ ان کی تعظیم وتکریم کرتا ہرگز کافر نہ ہوگا۔ ابلیس نے رسول اللہ (ﷺ) کو نہ پکارا اور تعظیم سے روگردانی کی مگر رسول اللہ کو کسی کا شاگرد نہ بتایا۔ رسول کو بے علم نہ ٹھہرایا۔ خدا کو جھوٹا نہ بتایا۔

حضور (ﷺ) کے بعد کسی نبی کے پیدا ہونیکا کوئی ذکر نہیں کیا۔

ارے دیو کے بندو! تم نے تو ابلیس کو بھی مات کر دیا جو کام ابلیس انجام نہ دے سکا تم نے وہ سب کر کے دکھادیا۔

ابلیس سے یہ کہہ دو شاگردی کرے اب آ کر
توہین مصطفیٰ ﷺ میں ہے ہر دیو بندی امام تیرا

یہ دلائل تو قرآن کریم سے تھے تم تو دیوبندی ہو۔ تم کو قرآن سے کیا واسطہ اب ہم تمہارے گھر کی خانہ تلاشی لیتے ہیں جس کے گھر سے مال نکلے وہ چور یہ اصول تمہارا ہے ہمارا نہیں۔

تم کہتے ہو کہ اللہ کے سوا کسی کو حاجت روا سمجھنا اور مشکل کشا جاننا شرک ہے۔ ہمارا ایمان تو قرآن پر ہے جو فرمارہا ہے کہ یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے فرمایا "اذهبو بقميصى هذا فالقوه علىٰ وجه ابى يات بصيرا" کہ میری یہ قمیص لے جاؤ اور والد ماجد کے منہ پر ڈال دو ان کی آنکھیں روشن ہو جائیں گی چنانچہ ان کی آنکھیں روشن ہو گئیں۔

لہٰذا ہمارے مذہب میں استعانت (مدد) طلب کرنا اسلام کے عین مطابق ہے اور تمہارے دھرم میں یہ شرک ہے ہم آپ کے گھر سے یہ مال مسروقہ نکال کر بطور نمونہ مشتے از خروارے پیش کرتے ہیں۔

(1) یہ ہیں دیوبندی دھرم کے شیخ الہند محمود الحسن دیوبندی، رشید احمد گنگوہی کے انتقال پر اللہ تعالیٰ سے پوچھ رہے ہیں۔

حوائج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب
گیا وہ قبلہ حاجات روحانی و جسمانی

مسٹر ندیم آپ کے شیخ الہند' مولوی رشید احمد گنگوہی کو قبلہ حاجات روحانی و جسمانی بتلا رہے ہیں کہ اب ہم دین و دنیا کی حاجت روائی کے لئے کہاں جائیں کہ ہمارا روحانی و جسمانی حاجت روا چلا گیا۔ فرمائیے یہ محمود الحسن دیوبندی مشرک اور خارج از اسلام ہیں ؟ اور جن لوگوں نے ان کو اپنا شیخ مانا وہ سارے کافر و مشرک ہوئے ؟ اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ یا تو رشید احمد گنگوہی کو اپنا خدا بنائیں یا محمود الحسن کو مشرک اور خارج از اسلام بتائیں۔

(2) یہ لیجئے مسٹر ندیم دیوبندی کے پیران پیر مولوی اشرف علی صاحب تھانوی جو حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم کو مشکل کشا کہہ رہے ہیں ۔

کھول دے دل میں در علم حقیقت میرے یارب
ہادی عالم علی مشکل کشا کے واسطے

(تعلیم الدین صفحہ **134** از اشرف علی)

ملاحظہ فرمائیے کہ آپ کے پیران پیر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہادی عالم اور مشکل کشا فرمارہے ہیں :

ع اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

(3) یہ ہیں آپ کی یونیورسٹی دیوبند کے بانی اور پرنسپل محمد قاسم نانوتوی فرماتے ہیں :

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا
نہیں ہے قاسم بیکس کا کوئی حامی کار

گر کرے روح القدس میری مدد گاری
تو اس کی مدح میں کروں رقم اشعار

(قصائد قاسمی صفحہ **187**)

دیکھو نانوتوی تو حضور (ﷺ) اور روح امین دونوں سے مدد طلب کر رہے ہیں بولو تمہارے پیران پیر مولوی اشرف علی تھانوی اور بانی یونیورسٹی دیوبند نانوتوی دونوں مشرک خارج از اسلام ہیں؟

مسٹر ندیم یہ دیکھو تمہارے پیران پیر اشرف علی تھانوی کیا کہہ رہے ہیں۔

دستگیری کیجئے میری، نبی
کشمکش میں ہوں تم ہی ہو میرے ولی
جز تمہارے ہے کہاں میری پناہ
فوج کلفت مجھ پہ آ غالب ہوئی

(نشر الطیب صفحہ 146 کتب خانہ رحیمیہ دیوبند)

مسٹر ندیم دیکھو تمہارے پیران پیر تو فرما رہے ہیں کہ اے میرے نبی آپ کے سوا کوئی مجھے پناہ دینے والا نہیں۔

تمہارے اصول دھرم میں تو یہ کٹر مشرک اور پکے کافر ہوئے۔

مسٹر ندیم دیوبندی یہ ہیں تمہارے دھرم کے پیر کامل حاجی امداد اللہ صاحب اپنے پیر نور محمد صاحب سے مدد طلب فرما رہے ہیں۔

تم ہو اے نور محمد خاص محبوب خدا
ہند میں ہو نائب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ
تم مددگار درد امداد کو پھر خوف کیا
وعشق کی پرسن کے باتیں کانپتے ہیں دست پا

اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا

آسرا دنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا
تم سوا اوروں سے ہرگز نہیں ہے التجا
بلکہ دن محشر کے بھی جس وقت قاضی ہو خدا

آپ کا دامن پکڑ لوں یوں کہوں گا برملا

اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا

(امداد المشتاق صفحہ 116 مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی)

مسٹر ندیم یہ ہیں تمہارے دھرم دیوبند کے پیر کامل حاجی صاحب اپنے پیر نور محمد سے امداد طلب کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ تمہارے سوا کسی سے کوئی التجا نہیں بلکہ حشر میں بھی آپ کا دامن پکڑ کر کہوں گا اے پیر صاحب امداد کا وقت ہے امداد فرمائیے۔

کیا حکم فرماتے ہیں دیوبندی صاحب کیا آپ سب کے پیر کامل شہ نور محمد صاحب کو خدا سمجھ کر امداد طلب کر رہے ہیں تو اپنے خداؤں کی فہرست پیش کیجئے اور اگر خدا نہیں تو خدا کے سوا کسی سے حاجت طلب کرنا مدد چاہنا تمہارے دین کے اصول کے مطابق شرک ہے تو حاجی صاحب مشرک خارج از اسلام ہیں؟ جب پیر کامل مشرک ہیں تو سارے کے سارے مرید بھی مشرک؟

(4) اور لیجئے یہی آپ کے پیر کامل حاجی امداد اللہ صاحب فرماتے ہیں:

"ایک بار مجھے ایک مشکل پیش تھی اور حل نہ ہوتی تھی میں نے حطیم میں کھڑے ہو کر کہا تم لوگ تین سو ساٹھ یا کم و زیادہ اولیاء اللہ کے رہتے ہو اور تم سے کسی غریب کی مشکل حل نہیں ہوتی تو پھر تم کس مرض کی دوا ہو یہ کہہ کر میں نے نماز نفل شروع کر دی۔ میرے نماز شروع کرتے ہی ایک آدمی کالا سا آیا اور وہ بھی پاس نماز میں مصروف ہو گیا اس کے آنے سے میری مشکل حل ہو گئی۔"

(امداد المشتاق، صفحہ 121 مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی)

مسٹر ندیم کیا حکم لگاتے ہو اپنے پیر کامل حاجی صاحب پر وہ تو تین سو ساٹھ کو مشکل کشائی کے لئے پکار رہے ہیں تمہارے دھرم میں کیسے کیسے کٹر مشرک ہیں ان کے مشرک ہوتے ہی تمام مریدان دیوبند مشرک ہوئے۔

پہلے اپنے جنوں کی خبر لو پھر میرے عشق کو آزمانا

مزارات اولیائے کرام پر حاضری اور نذر و نیاز

مسٹر ندیم صاحب دیوبندی رقم طراز ہیں۔ ”بعض لوگ کاروبار میں نقصان یا اولاد نہ ہونے، مصیبت اور بیماری کی وجہ سے گھبرا کر مزارات پر حاضری دیتے ہیں وہاں چادریں چڑھاتے ہیں اور نذریں مانتے ہیں اور کہتے ہیں اے بزرگ میری مصیبت ٹال دے مشکل حل کردے یا بیٹا دے دے وغیرہ یا یہ سمجھتے ہیں کہ فلاں دربار پر جانے سے کام ہو جائے گا اولاد مل جائے گی یہ سب کفر و شرک ہے۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 6، 7)

ہر چند کہ اس پر تبصرہ کرنے کی حاجت نہ تھی مسٹر ندیم دیوبندی کے اس شرک پر ایک واقعہ جناب حاجی امداد اللہ صاحب کا گزرا جو مشکل کشائی کے لئے تین سو ساٹھ کو پکار رہے ہیں ان کو پکارنے سے ان کی مصیبت ٹل جاتی ہے مگر ہم ایک اور واقعہ ان سب کے دادا پیر جناب سید احمد صاحب (جن کو یہ سارے دیوبندی، وہابی، مودودی اور تبلیغی، شہید کے لقب سے یاد کرتے ہیں) کا ذکر کرتے ہیں:

”دریں منزل قریب نصف شب بوادی سرف کہ مزار فائض الانوار سر معلی جناب میمونہ علیہا و علی بعلہا الصلوٰۃ والسلام من اللہ الملک العلام رسیدیم از اتفاقات عجیبہ آنکہ روز ہیچ طعام نخوردہ بودم چوں از خواب آں وقت بیدار شدم از غایت گرسنگی طاقتم طاق و بدر ردیم در محاق بود بطلب نان پیش ہرکس دویدم و بمطلب نہ رسیدم بنا چار برائے زیارت در حجرہ مقدسہ رفتم و پیش تربت شریفہ گدایانہ ندا کردہ گفتم کے اے جدہ امجدہ من مہمان شما ہستم چیزے خوردنی غایت فرما و نامرا محروم از الطاف کریمانہ خود منما آنگاہ سلام کردم و فاتحہ اخلاص

خوانده ثوابش بروح و فتوحش فرستادم آنگاه نشسته سربر قبرش نہاد بودم از ازاق مطلق و دانائے برحق دو خوشه انگور تازه بدستم رفتاده طرفه تر آنکه ان ایام سرمابود' ہیچ جا انگور تازه میسر نه بود بحیرت افتادم ویکے ازاں ہر دوخوشه ہمچوں جانشسته تناول نموده از حجره بیروں شدم و یك یك دانه بہریك تقسیم کروم۔" (مخزن احمدی 'صفحہ 99)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مولوی اسمٰعیل صاحب کے پیرومرشد جناب سید احمد صاحب اس منزل میں آدھی رات کے قریب وادی سرف میں کہ مزار فائض الانوار سیدتنا میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تھا پہنچے عجیب اتفاقات سے یہ کہ اس روز کچھ نہ کھایا اور رات کو اس وقت بیدار ہوئے جب کہ نہایت سخت بھوک کی وجہ سے طاقت نہ رہی ہر آدمی کے پاس گئے اور روٹی تلاش کی مگر مطلب حاصل نہ ہوا۔ مجبوراً حجرہ مقدسہ سیدتنا میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار پرانوار پر حاضر ہو کر قبر شریف کے سامنے فقیرانہ انداز میں سوال کیا اور عرض کیا کہ اے جدہ امجدہ میں آپ کا مہمان ہوں ہم کو کھانے کے لئے کچھ عنایت فرمایئے اور اپنے لطف و کرم سے محروم نہ کیجئے۔ اس وقت سلام عرض کیا اور فاتحہ اور اخلاص پڑھ کر ان کی روح کو ثواب اس کا نذر کیا اور بیٹھ کر اپنا سر ان کی قبر شریف پر رکھ دیا۔ رزاق مطلق و دانائے برحق کی طرف سے دو خوشہ انگور تازہ میرے ہاتھ میں گرے اور عجیب تر یہ کہ وہ موسم سرما تھا انگور تازہ کہیں بھی نہ تھا حیرت میں پڑ گیا اور دونوں خوشوں میں سے وہیں بیٹھ کر کھایا پھر حجرہ سے باہر آیا اور ایک ایک دانہ سب کو تقسیم کیا۔

یہ آپ تمام دیوبندیوں اور وہابیوں کے امام و شہید اور خدا جانے کیا کیا ہیں۔ دیکھو! مصیبت پڑی تو مزار کی طرف بھاگے اور گدایانہ سوال کیا۔ یہ بات تو واضح ہے کہ حاجت روا اور مشکل کشا سمجھ کر ہی تو گئے اور اپنی مشکل کشائی کی فریاد کی پھر وہاں نذر و نیاز جو کہ فاتحہ کے

ہم معنی ہے کی اور ان کی جناب میں سورۃ فاتحہ اور اخلاص کے ثواب کا تحفہ نذر کیا۔ پھر بیٹھ کر ان کے مزار پر انوار پر سر رکھ دیا تو انگور تازہ کا خوشہ پایا۔

اس حکایت کی بار بار تلاوت کیجئے اور شمار کیجئے کہ کتنے شرک اس کے دامن سے وابستہ ہیں۔ اب آپ فرمائیے کہ آپ کے سید احمد شہید اور ان کے سارے متبعین جو ان امور کو عین اسلام و ایمان تصور کرتے ہیں سارے کے سارے پکے مشرک کٹر کافر' اگر ان کو کافر و مشرک کہنے کی جرأت نہیں تو مسٹر آپ خود کون ہیں ؟

سنو! کافر و مشرک کو مسلمان جاننے والا بھی کافر اور مسلمان کو کافر کہنے والا بھی کافر۔ دلیل درکار ہو تو اپنے دار العلوم دیوبند کے ناظم تعلیمات جناب سید مرتضٰی حسن صاحب کی کتاب "اشد العذاب" کا مطالعہ فرمائیں۔ پھر بتائیں کہ سید احمد صاحب پکے مشرک اور کٹر کافر ہیں یا آپ کافر ہیں ؟

اور لیجئے! مسٹر ندیم دیوبندی اور تمام دیوبندیوں کے پیران پیر مولوی اشرف علی تھانوی اپنے پیر حاجی امداد اللہ صاحب کے ملفوظات نقل فرماتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"فرمایا کہ حنبلی کے نزدیک جمعرات کے دن کتاب احیاء تبرکاً ہوتی تھی جب ختم ہوئی تبرکاً دودھ لایا گیا اور بعد دعا کے کچھ حالات مصنف بیان کئے گئے۔ طریق نذر و نیاز قدیم زمانہ سے جاری ہے۔" (امداد المشتاق صفحہ 92' مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی)

ملاحظہ فرمائیے کہ حاجی امداد اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ طریق نذر و نیاز قدیم زمانے سے جاری ہے اور مسٹر ندیم دیوبندی فرماتے ہیں کہ صرف اللہ تعالٰی کی نذر و نیاز کرنی چاہئے۔

مخفی نہ رہے کہ فاتحہ' نذر و نیاز عرف عام میں ایصال ثواب کو کہتے ہیں مسٹر ندیم دیوبندی اپنے خدا کو ایصال ثواب کرتے ہیں۔ (معاذ اللہ)

لمحہ فکریہ !

شرک نام ہے خدا کی خدائی میں کسی کو شریک کرنے کا یا عبادت میں شریک کرنے

کا اس کا حاصل یہ ہوگا کہ کسی کی عبادت کرنا یا خدا کی خدائی میں کسی کو شریک کرنا دوسرا خدا تجویز کرنا ہے۔ مسٹر ندیم دیوبندی فرماتے ہیں :

(1) مصیبت کے وقت مزار شریف پر حاضر ہونا۔

(2) مزار پر چادریں چڑھانا۔

(3) نذریں ماننا۔

(4) مدد مانگنا کہ مشکل حل ہو جائے۔

(5) بیٹا مانگنا وغیرہ سب شرک و کفر ہے۔

اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ مسٹر ندیم صاحب اپنے خدا کے مزار (قبر) پر حاضر ہوتے ہیں۔ خدا کے مزار پر چادریں چڑھاتے ہیں 'مزار خدا پر جاکر نذریں مانتے' خدا کے مزار پر جاکر مدد مانگتے اور بیٹا بیٹی طلب کرتے ہیں۔ اسی واسطے دوسروں کو منع فرما رہے ہیں کہ یہ کام تو ہم (مسٹر ندیم) خدا کے لئے کرتے ہیں اور تم اولیائے کرام کے مزارات پر جاکر کرتے ہو۔ لہذا تم یہ کام کر کے مشرک ہو گئے۔ مگر یہ نہ دیکھا کہ جن کا ہم دم بھرتے اور دیوبندی کہلانے میں فخر محسوس کرتے ہیں وہ اولیائے دیوبند اور ان سب کے پیر بھی ان امور کے ارتکاب سے مشرک ہوئے۔ مسٹر ندیم پر یہ فرض ہے کہ پہلے اولیائے دیوبند اور ان کے پیر اور پیران پیر سب پر کافر و مشرک ہونے کا فتویٰ صادر کریں پھر ہماری جانب متوجہ ہوں مگر ہمارا دین دیوبندی دین نہیں اللہ کے رسول کا دیا ہوا دین ہے وہاں تک تمہاری رسائی نہیں۔

سوال : مسٹر ندیم دیوبندی تم کہتے ہو کہ نذر و نیاز صرف خدا کی کرنی چاہئے یہ تو بتائیے نذر و نیاز کا ثواب کون دے گا جب کہ تم نذر و نیاز (ایصال ثواب) صرف خدا کو ہی کرتے ہو تو ثواب جو تم اپنے خدا کو بھیج رہے ہو وہ کس نے عطا فرمایا؟

ہو سکتا ہے کہ اس سے تمہاری مراد خدائے دیوبندی مولوی حسین احمد شیخ الاسلام دیوبند ہوں کہ ان کے خدا ہونے کا حوالہ گذرا۔ اگر ثواب نذر و نیاز وہ عطا فرماتے ہیں

تو وہ دوسرا کون ساخدا ہے جس کو تم ایصال کرتے ہو؟ دلیل کے ساتھ ارشاد فرمائیں اور یہ بھی لحاظ رہے کہ دیوبندیوں کے پیر کامل حاجی صاحب فرما چکے ہیں کہ طریق نذر و نیاز قدیم زمانہ سے جاری ہے۔

مسلک اہلسنت والجماعت

مزارات اولیائے کرام پر حاضری دینا حصول برکات دنیوی واخروی کا ذریعہ ہے' دعاؤں کی قبولیت کا وسیلہ ہے 'اللہ تعالیٰ اصحاب کہف کا واقعہ ارشاد فرماتے ہوئے ان کی وفات کے بعد کا حال ارشاد فرماتا ہے: "اذا یتنا زعون بینھم امرھم فقالوا ابنوا علیھم بنیانا ربھم اعلم بھم قال الذین غلبوا علی امرھم لتخذن علیھم مسجدا" یعنی جب وہ لوگ ان کے معاملے میں باہم جھگڑنے لگے (یعنی ان کی وفات کے بعد ان کے گرد عمارت بنانے میں) تو بولے ان کے غار پر کوئی عمارت بناؤ ان کا رب خوب جانتا ہے وہ بولے جو اس کام میں غالب رہے تھے قسم ہے کہ ہم تو ان پر مسجد بنائیں گے۔

مدارک کے حوالے سے خزائن العرفان میں ہے جس میں مسلمان نماز پڑھیں اور ان کے قرب سے برکت حاصل کریں مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے مزارات کے قریب مسجدیں بنانا اہل ایمان کا قدیم طریقہ ہے اور قرآن کریم میں اس کا ذکر فرمانا اور اس کو منع نہ کرنا اس فعل کے درست ہونے کی قوی ترین دلیل ہے۔

مسئلہ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بزرگوں کے جوار میں برکت حاصل ہوتی ہے اسی لئے اہل اللہ کے مزارات پر لوگ حصول برکت کے لئے جایا کرتے ہیں اور اسی لئے قبروں کی زیارت سنت اور موجب ثواب ہے۔ (خزائن العرفان)

امام شافعی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں کہ میں امام اعظم ابو حنیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے مزار پر حاضری دیتا ہوں اور جب کوئی حاجت ہوتی ہے تو آپ کے وسیلہ سے دعا مانگتا ہوں تو حاجت پوری ہو جاتی ہے بلکہ آپ کا فرمان ہے کہ حضرت امام اعظم کا مزار قضائے حاجت کے لئے تریاق ہے۔ احتراماً امام شافعی آپ کے مزار پر بطریق حنفی نماز ادا

فرماتے تھے۔ (نور الاسلام امام اعظم نمبر صفحہ 51)

دوسری جگہ روایت ہے کہ امام شافعی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں۔ میں ابو حنیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے برکت حاصل کرتا ہوں اور ان کی قبر پر روزانہ حاضر ہوتا ہوں جب کبھی مجھے کوئی حاجت پیش آتی ہے تو دو نفل پڑھ کر امام اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی قبر انور پر حاضری دیتا ہوں وہاں خدا سے بتوسل ابو حنیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اپنی حاجت مانگتا ہوں تو میری حاجت پوری ہو جاتی ہے۔ اس روایت کو صدر ائمہ امام موفق بن احمد المکی متوفی 568ھ نے کتاب المناقب امام الاعظم کے صفحہ 199 جلد دوم میں مختلف اسناد سے بطریق امام ابو بکر خطیب بغدادی بطریق تاج الاسلام امام سمعانی وغیرہما سے بیان کرتے ہیں کہ علی بن میمون کہتے ہیں میں نے امام شافعی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی زبان مبارک سے سناوہ فرماتے تھے کہ میں ابو حنفیہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی قبر سے برکت حاصل کرتا ہوں پھر ان کی قبر پر بتوسل ابو حنیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) خدا سے دعا کرتا ہوں تو فی الفور میری حاجت پوری ہو جاتی ہے۔

شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی فرماتے ہیں: "طریقہ ختم خواجگان چشت قدس اللہ اسرار ہم کہ بعض اولاد شیخ نظام الدین نارنولی سے اس طرح پہنچا ہے کہ جب کوئی حاجت پیش آئے وضو کر کے روبقبلہ بیٹھے اول دس مرتبہ درود شریف پڑھے اس کے بعد تین سو ساٹھ بار یہ دعا پڑھے "لاملجا ولا ینجی من اللہ الا الہ" بعد اس کے تین سو ساٹھ بار الم نشرح پڑھے پھر تین سو ساٹھ دفعہ وہی دعا پڑھے پھر دس بار درود شریف پڑھے اور ختم تمام کرلے اور تھوڑی شیرینی پر فاتحہ تمام خواجگان چشت کے نام سے پڑھے اور اپنی حاجت اللہ تعالیٰ سے عرض کرے اس طرح روز کرے انشاء اللہ چند یوم میں مقصد حاصل ہوگا۔"

(انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ' صفحہ 114)

شاہ ولی اللہ صاحب فرما رہے ہیں جب کوئی حاجت ہو تو ختم خواجگان چشت پڑھے اور شیرینی پر فاتحہ خواجگان چشت کی دے اور روزانہ کرنے کی تاکید فرما رہے ہیں چنانچہ فاتحہ

کی تمام شقیں، تیجہ، چالیسواں اور کونڈے وغیرہ اس سے ثابت ہیں۔ مسٹر ندیم دیوبندی کیا شاہ ولی اللہ صاحب بھی تمہارے نزدیک مشرک ہیں؟

علم غیب

مسٹر ندیم دیوبندی رقم طراز ہیں: "اللہ تعالیٰ کی صفات میں علم غیب اور حاضر و ناظر ہونا بھی ضروری ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو علم غیب نہیں اور نہ کوئی حاضر و ناظر ہو سکتا ہے۔" (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 8)

مسٹر ندیم دیوبندی سنو! تمام اولیائے دیوبند اور علمائے دیوبند کے مسلّم امام و شہید مولوی اسمٰعیل صاحب فرماتے ہیں کہ:

"پیغمبر تو نادانوں کو راہ بتانے اور جاہلوں کو سمجھانے اور بے علموں کو علم سکھانے کو آئے تھے۔" (تقویۃ الایمان صفحہ 12، مکتبۃ الاسلام دسن پورہ لاہور)

دیوبند کے اولیاء اور علماء و عمائدین کیا جاہل تھے جن کو سمجھانے پیغمبر آئے وہ تو تمہارے نزدیک بہت بڑے عالم دین اور بے مثل فقیہہ تھے جیسا کہ تمہاری کتابوں سے ظاہر ہے۔ یہ اس امر کی دلیل ہے کہ پیغمبروں کی بعثت دیوبند کے اولیاء اور علماء کے لئے نہ تھی وہ تو خود عالم دوسروں کو سمجھانے اور بتانے والے تھے۔ جب پیغمبروں کی بعثت سے دیوبند کے اولیاء اور علماء مستثنیٰ ہیں تو پیغمبر کی لائی ہوئی کتاب کی ہدایت سے ان کو کوئی علاقہ نہیں اس لئے ہم کہتے ہیں کہ ہمارے واسطے قرآن اور تمہارے واسطے تقویت الایمان۔ دیکھو قرآن کریم میں ہے تبرك الذى نزل الفرقان على عبده ليكون للعلمين نذيرا۔ بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ پر جو سارے جہاں کو ڈر سنانے والا ہے۔ (الفرقان: 1)

پس ہمارے نزدیک حضور (ﷺ) تمام عالمین کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے اور تمہارے دھرم کی کتاب کہتی ہے کہ پیغمبر تو نادانوں کو راہ بتانے اور جاہلوں کو سمجھانے آئے تھے تمہارے دھرم کے اولیاء علماء نہ تو جاہل ہیں نہ نادان جن کو پیغمبر یا پیغمبر کی لائی ہوئی کتاب کی ضرورت ہو تم کو تمہارے دھرم دیوبند نے آزاد کر دیا کتاب اللہ سے۔

دیو تم سے خوش ہے پھر ہم کیا کریں
ہم سے راضی ہے خدا پھر تجھ کو کیا

مسٹر ندیم دیوبندی کا ایمان تقویت الایمان پر ہے اور ہم سب مسلمانوں کا ایمان قرآن حکیم پر ہے چنانچہ یہ جب بھی بات کریں گے اپنے ایمان کی کتاب سے ہی کریں گے کیونکہ تقویت الایمان میں لکھ دیا گیا: "غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو جب چاہے کر لیجئے۔ یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔" (تقویت الایمان صفحہ 34)

معلوم ہوا کہ دیوبندیوں کے خدا کی یہ شان ہے کہ جب چاہے غیب کو دریافت کر لے اور جب تک نہ چاہا بے چارہ علم غیب سے محروم تھا۔ ہم مسلمانوں کا معبود اللہ (عزوجل) جس طرح اپنی ذات میں ازلی اور قدیم ہے اسی طرح اس کی تمام صفات بھی ازلی و قدیم ہیں چنانچہ علم بھی اس کی صفت ہے وہ ہمیشہ سے علیم و خبیر ہے اسے دریافت کرنے کی حاجت ہی نہیں بلکہ وہ اس سے منزہ و پاک ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے "هوالله الذی لااله الاهو علم الغیب والشهادة هوالرحمن الرحیم" اللہ وہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جاننے والا غیب و شہادت کا وہی رحمٰن ورحیم ہے۔ (الحشر: ۲۲)

معلوم ہوا کہ اللہ جل مجدہ ہر علم خواہ غیب ہو یا شہادت کا جاننے والا ہے کوئی شئے اس کے علم سے خارج نہیں پس وہی رحمٰن ورحیم ہے کہ اس نے علوم شہادت اپنے عام بندوں کو عطا فرمائے اور علوم غیب اپنے خاص بندوں انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کو عطا فرمائے۔

یہی مسٹر ندیم دیوبندی کو اپنا وہ زمانہ یاد نہ رہا کہ بسم اللہ شریف کے حروف کا بھی علم نہ تھا اور نہ تمیز اب بالواسطہ اساتذہ خویش کچھ پڑھ لیا تو قاری بن بیٹھے اور یہ نہ سمجھا کہ یہ علم شہادت اللہ تعالیٰ کی عطا ہی تو ہے اور علم غیب اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کو عطا فرمایا جس کو یہ مانتے نہیں کیونکہ تقویت الایمان میں اس کی نفی ہے تو تقویت الایمان کے خلاف یہ کیونکر ماننے لگے مگر مسلمانوں کے لئے اللہ عزوجل کا

کلام کافی ووافی ہے۔

اللہ عزو جل فرماتا ہے "ملکان الله لیطلعکم علی الغیب ولکن الله یجتبی من رسله من یشاء "اور اللہ کی شان نہیں کہ اے عام لوگو تم کو غیب کا علم دے لیکن اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہے۔ (آل عمران :۱۷۹)

تفسیر جلالین شریف میں زیر آیت کریمہ امام جلال الدین سیوطی (رحمتہ اللہ علیہ) فرماتے ہیں "لکن الله یجتبی یختار من رسله من یشاء فیطلعه علی الغیب "معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے چن لیتا ہے پس ان کو غیب پر مطلع کرتا ہے۔

ہمارا ایمان تو پورے قرآن پر ہے ہمارے واسطے ایک آیت ہی کافی ہے کیونکہ ایک آیت کا انکار بھی کفر ورنہ غیب کے علم پر متعدد آیات پیش کی جا سکتی ہیں۔ مگر دیوبندیوں کا ایمان تقویت الایمان پر ہے وہ نبی (علیہ) کے لئے تو علم غیب کی نفی کرتے ہیں اور اپنے دیو کے بندوں کے لئے علم غیب ثابت کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو مسٹر ندیم دیوبندی کے شیخ کامل اور تمام دیوبندیوں کے قطب الارشاد جناب رشید احمد گنگوہی کے خلیفہ مجاز مولوی عاشق الٰہی میرٹھی رقمطراز ہیں :

"جس زمانے میں مسئلہ امکان کذب پر آپ (رشید احمد گنگوہی) کے مخالفین نے شور مچایا اور تکفیر کا فتویٰ شائع کیا ہے سائیں توکل شاہ انبالوی کی مجلس میں کسی مولوی نے حضرت امام ربانی (رشید احمد گنگوہی) کا ذکر کیا اور کہا کہ امکان کذب باری کے قائل ہیں یہ سن کر سائیں توکل شاہ صاحب نے گردن جھکالی اور تھوڑی دیر مراقب رہ کر سر اوپر اٹھا کر اپنی پنجابی زبان میں یہ الفاظ فرمائے لوگو! تم کیا کہتے ہو میں مولانا رشید احمد صاحب کا قلم عرش کے پرے چلتا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ " (تذکرۃ الرشید' جلد دوم' صفحہ 322)

اس روایت سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔

اول : رشید احمد گنگوہی کذب الٰہی کو ممکن مانتے ہیں۔

دوم : سائیں توکل شاہ صاحب کو غیب کے دریافت کرنے کا اختیار ہے جب چاہیں دریافت کرلیں۔

صاحب تقویت الایمان مولوی اسمٰعیل دہلوی فرماتے ہیں :

غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجئے یہ خدا ہی کی شان ہے اور سائیں توکل شاہ صاحب نے جب چاہا گردن جھکادی اور غیب کو دریافت کرلیا۔ عرش عالم شہادت میں نہیں بلکہ عالم غیب میں ہے اور سائیں توکل شاہ عرش کے اوپر بھی خدا جانے کتنے اوپر شاید لامکاں پر رشید احمد گنگوہی کا قلم چلتا ہوا دیکھ رہے ہیں معلوم ہوا دیو کے بندے خدائی کا مرتبہ رکھتے ہیں جب چاہیں غیب دریافت کرلیں۔

مسٹر ندیم دیوبندی! جھوٹ تو آپ کے اولیائے دیوبند کی سنت ہے اور کیوں نہ ہو جب کہ وہ اپنے خدا کے جھوٹ کو ممکن سمجھتے ہیں اسی سنت کی پیروی میں مسٹر ندیم صاحب بھی رقمطراز ہیں :

"پیارے بچو! آپ کو یہ علم تو ہو گیا کہ دیوبند انڈیا کا ایک شہر ہے وہاں دنیا کی سب سے بڑی یونیورسٹی ہے۔" (ایمان و نماز اہلسنت، صفحہ 89)

پھر فرماتے ہیں "بچو! ایک لفظ آپ نے بریلوی بھی سنا ہوگا، بریلی انڈیا کا ایک قصبہ ہے۔" (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 59, 60)

بریلی یوپی انڈیا کا ایک بہت بڑا ضلع اور کمشنری کا صدر مقام ہے اس کو مسٹر ندیم دیوبندی قصبہ لکھ رہا ہے اور دیوبند جو ضلع سہارنپور کا ایک قصبہ ہے اس کو شہر بتا رہا ہے دراصل یہ کذب صریح اور دروغ فتیح اولیائے دیوبند کی سنت متوارثہ ہے۔ اس سے روگردانی کرنا اصول مذہب دیوبند کے خلاف ہے کیونکہ مذہب دیوبند کی بنیاد ہی جھوٹ و افتراء پر ہے۔

ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا واقعہ

مسٹر ندیم دیوبندی رقمطراز ہیں: "حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے نبی تھے اور انہوں نے اللہ کے حکم پر اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل (علیہ السلام) کے گلے پر چھری چلادی اگر انہیں علم غیب ہوتا کہ وہ ذبح نہیں ہوں گے تو وہ چھری کیوں چلاتے اور چھری پر غصہ کیوں کرتے اس سے معلوم ہوا کہ انہیں علم نہیں تھا اس لئے غیر مسلم، بریلوی لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں کہ تمہارا عقیدہ کیا ہے؟ تمہارے نبی بھی ڈرامہ کرتے ہیں جھوٹ موٹ کام کرتے ہیں۔" (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 8, 9)

مسٹر ندیم دیوبندی نے کتنی اہم بات بیان کی کہ غیر مسلم' بریلوی لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں الخ بیشک یہ بات تو بالکل صحیح ہے کیونکہ دیوبندی سارے کے سارے غیر مسلم ہیں دیو کے بندے ہیں۔ یہی مذاق اڑاتے اور انبیاء اکرام علیہم السلام کے افعال مقدسہ کو ڈرامہ بتاتے ہیں ان کے سوا کسی اور غیر مسلم نے یہ بات کہی یا لکھی ہو تو بطور ثبوت پیش کرو۔ اگر کچھ حیاو شرم رکھتے ہو۔ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ دیو کے بندے علم غیب جب چاہیں حاصل کرلیں اور اللہ کے محبوب حاصل نہ کرسکیں پھر یہ کہ یہ معاملہ حضرت سیدنا ابراہیم (علیہ السلام) کا فرش زمین پر واقع ہو رہا ہے ان کو زمین کی خبر نہیں اور ایک دیو کا بندہ عرش کے اوپر کی خبر دے رہا ہے۔

اول تو یہ معاملہ غیب کی بات ہی نہیں بلکہ ایک امتحان ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے:

"واذابتلى ابراهيم ربه بكلما فاتمهن قال انى جاعلك للناس اماما" اور جب ابراہیم کو اس کے رب نے کچھ باتوں میں آزمایا تو اس نے وہ پوری کر دکھائیں فرمایا میں تمہیں لوگوں کا پیشواء بنانے والا ہوں۔

عزیزان ملت و نونہالان امت! دیکھو اللہ عزوجل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مدح (تعریف) فرمارہا ہے اور انعام کی خبر دے رہا ہے مگر ندیم دیوبندی ہے دیو کا بندہ ان کی توہین کر رہا ہے اور ڈرامہ بتا رہا ہے۔

ارے او ناداں دیو کے بندے ! ان کو علم تھا کہ جب ہی چھری ان کی گردن پر چلادی اور اگر علم نہ ہوتا تو چھری چلاتے ہاتھ کانپ جاتا ارے او دیو کے بندے اگر تیرا کوئی بیٹا ہے تو اس کی گردن پر اس طرح چھری چلا کر دیکھ۔ ہم کہے دیتے ہیں کہ تو جاہل بے علم ہرگز اپنے بیٹے کی گردن پر اس طرح چھری نہیں چلا سکتا معلوم ہوا کہ ان کو علم تھا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "وکذالك نری ابراهیم ملکوت السمٰوات والارض ولیکون من الموقنین "(انعام : ۷۵) اور اسی طرح ہم ابراہیم کو دکھار ہے ہیں ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور اس لئے کہ وہ عین الیقین والوں میں ہو جائے؟ ایک جانب قرآن کریم کے ارشادات اور دوسری طرف دیو کے بندوں کی تقویت الایمان جس کو چاہیں اختیار کر لیں اور ایمان لائیں۔

شہادت صحابہ کرام علیہم الرضوان

مسٹر ندیم دیوبندی فرماتے ہیں : "بعض کافروں نے سازش کر کے ستر (70) صحابہ کو تبلیغ کے بہانے لے جا کر شہید کر دیا اگر نبی پاک کو علم غیب ہوتا تو کبھی نہ بھیجتے اور اپنے صحابہ کو قتل نہ کراتے۔" (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 9)

یہ زمین کا معاملہ ہے جس کی نفی حضور (ﷺ) سے کی جارہی ہے اور دیو کا بندہ عرش کے اوپر دیکھ رہا ہے ہم حوالہ پیش کر چکے ہیں۔ اب سنیئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "الله ولی الذین امنوا یخرجوهم من الظلمات الی النور والذین کفرو اولیاء هم الطاغوت یخرجونهم من النور الی الظلمات اولئك اصحاب النار هم فیها خٰلدون "اللہ ولی ہے مسلمانوں کا انہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے اور کافروں کے لئے حمایتی دیو (شیطان) ہیں وہ انہیں نور سے اندھیروں کی طرف نکالتے ہیں یہی لوگ دوزخ والے ہیں انہیں ہمیشہ اس میں رہنا۔ (البقرہ : ۲۵۷)

مسٹر ندیم دیوبندی اپنے غیر مسلم ہونے کا اقرار کر چکے ہیں ان کا حمایتی دیو ہے جو اندھیری دیوبندیت کی طرف لے جاتا ہے اور مسلمانوں کا والی اللہ ہے یہ ان کو دیوبندیت

وغیرہ کے اندھیروں سے نکال کر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (نور) کی طرف لے جاتا ہے۔

یہ انسانی فطرت ہے کہ جس شے میں کمال اور خوبی دیکھتا ہے اس کی طلب میں رہتا ہے اور جس میں زوال وبرائی ہو اس سے دور بھاگتا ہے۔ مسلمان کے نزدیک مخلوق میں سب سے بہتر اور برتر افضل واعلیٰ محمد رسول اللہ (ﷺ) ہیں یہ مسلمان ان کی عظمت پر مرتے' انہی کا دم بھرتے ہیں اور دیو کے بندے دیوبندیت پر قربان ہوتے' مصطفیٰ (ﷺ) سے بھاگتے اور ان کی عظمت کا انکار کرتے ہیں یہی حال مسٹر ندیم دیوبندی کا ہے۔

ہماری پیش کردہ آیت کذالك نری ابراهیم میں ہی حضور (ﷺ) کے علم کا ثبوت موجود ہے کذالك تشبیہ کے لئے آتا ہے اور تشبیہ کے لئے مشبہ اور مشبہ بہ لازم مشبہ تو خود قرآن کریم میں مذکور ہے یعنی حضرت ابراہیم (علیہ السلام) باقی رہا مشبہ بہ وہ نبی کریم (ﷺ) ہیں مطلب یہ ہوا کہ اے حبیب لبیب (ﷺ) جیسے ہم آپ (ﷺ) کو آسمانوں اور زمینوں کی سلطنتیں دکھارہے ہیں اس طرح آپ (ﷺ) کے طفیل میں آپ (ﷺ) کے والد ماجد حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کو بھی دکھارہے ہیں پس حضور (ﷺ) کے لئے علم ہونا ثابت ہے مگر کس کے لئے جو قرآن کریم پر ایمان رکھتا ہو اور جو قرآن کریم پر ایمان ہی نہیں رکھتا وہ تو تقویت الایمان ہی کی بات کرے گا' قرآن کی ہرگز نہیں مانے گا۔ دیو کا بندہ کہتا ہے علم ہوتا تو صحابہ کو قتل نہ کراتے گویا حضور (ﷺ) نے قتل کرلیا (معاذ اللہ) حضور (ﷺ) تو رحمت ہیں مگر اللہ عزوجل تو ارحم الراحمین' رحمٰن ورحیم ہے کیا اسے بندوں سے پیار نہیں ہے؟ ہے اور ضرور ہے' صحابہ کے متعلق فرماتا ہے "فانزل الله سکینة علی رسول وللمومنین والزمهم کلمة التقویٰ وکانوا حق بها واهلها و کان الله بکل شئی علیما" تو اللہ نے اپنا اطمینان اپنے رسول اور ایمان والوں پر اتارا اور پرہیزگاری کا کلمہ ان پر لازم فرمایا اور وہ اس کے زیادہ سزاوار اور اس کے اہل تھے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

دیو کا بندہ کہتا ہے کہ علم ہوتا تو قتل نہ کراتے یہ بات تو حضور (ﷺ) پر منطبق

نہیں ہوتی بلکہ اللہ عزوجل پر ہوتی ہے بالفرض باطل اگر حضور (ﷺ) کو علم نہ تھا تو کیا اللہ عزوجل بھی بے علم تھا اس نے کیسے گوارا کر لیا جبکہ اس کے کرم کا یہ عالم ہے کہ ارشاد فرماتا ہے "الزمهم كلمة التقوى" دیوکا بندہ اللہ کی شان کیا جانے علم تھا اسی لئے اللہ عزوجل نے فرمایا "وكان الله بكل شئى عليما" اور اس کی عطا سے حضور (ﷺ) بھی جانتے ہیں اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ اب ان صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا وقت رب سے ملنے کا قریب ہے اور مرتبہ شہادت ملنے والا ہے ایسے انعام واحسان اللہ عزوجل کے حاصل ہونے والے تھے جب ہی تو بھیج دیا ورنہ ہرگز نہ بھیجتے اور اگر بالفرض یہ بھیجنا بھی چاہتے تو اللہ تعالیٰ منع فرمادیتا کیا اس کو بھی کسی دیو کے بندے کا خوف تھا اس واقعہ سے تو حضور (ﷺ) کے علم بے پایاں کا پتہ چلتا ہے۔

روضے سے باہر نہیں آسکتے

مسٹر ندیم دیوبندی لکھتے ہیں: "نبی پاک (ﷺ) اپنے روضے میں آرام فرما ہیں اپنے روضے سے باہر نہیں آسکتے۔" (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 9)

ملاحظہ فرمایئے دیوکا بندہ اور خدائی کا دعویٰ گویا اس دیو کے بندے کو غیب کا علم ہے اور اس پر قدرت بھی ہے خدا جانے کس قدر افواج دیووں (شیطانوں) کی مقرر کر دی ہے کہ جن کے ہاتھوں مجبور ہو کر معاذ اللہ روضے سے باہر نہیں آسکتے۔ یعنی آنے کی طاقت ہی نہیں رکھتے مگر دیوکا بندہ ہر وقت اور ہر جگہ مرنے کے بعد آسکتا ہے۔ ملاحظہ ہو مسٹر ندیم دیوبندی کے پیران پیر کے سوانح نگار تھانوی صاحب کے پردادا محمد فرید صاحب کی وفات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"کسی بارات میں تشریف لے جارہے تھے کہ ڈاکوؤں نے آکر بارات پر حملہ کیا ان کے پاس کمان تھی اور تیر تھے انہوں نے ڈاکوؤں پر دلیرانہ تیر برسانا شروع کئے چونکہ ڈاکوؤں کی تعداد کثیر تھی اور ادھر سے بے سروسامانی تھی یہ مقابلہ میں شہید ہو گئے۔" (پھر کیا ہوا) "شہادت کے بعد ایک عجیب واقعہ ہوا شب کے وقت اپنے گھر مثل زندہ کے تشریف

لائے اور اپنے گھر والوں کو مٹھائی لا کر دی اور فرمایا اگر تم ظاہر نہ کرو گی تو اس طرح سے روز آیا کریں گے لیکن ان کے گھر کے لوگوں کو یہ اندیشہ ہوا کہ گھر والے جب بچوں کو مٹھائی کھاتے دیکھیں گے تو معلوم نہیں کیا شبہ کریں گے اس لئے ظاہر کر دیا اور آپ تشریف نہیں لائے۔ یہ واقعہ خاندان میں مشہور ہے۔" (اشرف السوانح جلد اول صفحہ 12)

ملاحظہ ہو دیو کے بندے مرنے کے بعد بھی زندوں کی طرح جہاں چاہیں جائیں یہ تو مٹھائی لے کر اپنے گھر آئے یہ مٹھائی کہاں سے آئی؟ غالباً قبر میں بنائی ہو گی۔

اور لیجئے مسٹر ندیم دیوبندی کے پیران پیر مولوی اشرف علی فرماتے ہیں:

"مولوی اسماعیل دہلوی کے قافلے میں ایک شخص شہید ہو گئے جن کا نام بیدار بخت تھا۔ یہ مجاہد دیوبند کے رہنے والے تھے ان کی شہادت کی خبر آچکی تھی ان کے والد حشمت علی خان صاحب حسب معمول دیوبند میں اپنے گھر میں ایک رات تہجد کی نماز کے لئے اٹھے تو گھر کے باہر گھوڑے کے ٹاپوں کی آواز آئی انہوں نے دروازہ کھولا تو یہ دیکھ کر حیران ہوئے کہ ان کے بیٹے بیدار بخت ہیں بہت حیرانگی بڑھی کہ یہ تو بالاکوٹ میں شہید ہو گئے تھے یہاں کیسے آگئے؟ بیدار بخت نے کہا جلدی کوئی دری وغیرہ بچھائیے حضرت مولانا اسمٰعیل صاحب اور سید (احمد) صاحب یہاں تشریف لا رہے ہیں۔ حشمت خان نے فوراً ایک بڑی چٹائی بچھادی اتنے میں سید صاحب اور مولانا شہید اور چند دوسرے رفقاء بھی آگئے۔

حشمت خان صاحب نے محبت پدری کی وجہ سے سوال کیا تمہارے کہاں تلوار لگی تھی؟

بیدار بخت نے سر سے اپنا ڈھاٹا کھولا اور اپنا نصف چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام کر اپنے باپ کو دکھایا کہ یہاں تلوار لگی تھی۔ حشمت خان نے کہا یہ ڈھاٹا پھر سے باندھ لو مجھ سے یہ نظارہ نہیں دیکھا جاتا۔ تھوڑی دیر بعد یہ تمام حضرات واپس تشریف لے گئے۔ صبح کو حشمت خان کو شبہ ہوا کہ کہیں خواب تو نہیں تھا مگر چٹائی کو جو غور سے دیکھا تو خون کے قطرے موجود تھے۔ یہ وہ قطرے تھے جو بیدار بخت کے چہرے سے گرتے ہوئے اس کے والد نے دیکھے تھے ان قطروں کو دیکھ کر حشمت خان سمجھ گئے کہ یہ بیداری کا واقعہ ہے خواب

نہیں۔ آخر میں چندر اویوں کے نام گنوا کر فرماتے ہیں کہ اس حکایت کے اور بھی بہت سے معتبر راوی ہیں۔" (ملفوظات اشرف علی تھانوی صفحہ 49)

ملاحظہ فرمایئے دیوبندیوں کا ایمان یہ ہے کہ حضور (ﷺ) روضے کے باہر نہیں آسکتے مجبور محض ہیں اور دیو کے بندے آزاد ہیں جہاں چاہیں جائیں اور ساتھ میں مٹھائیاں لے جائیں۔

حاصل کلام

نبی کریم (ﷺ) کی تنقیص شان اور ان کا مقام گھٹانے سے دیوبندیوں کا مقصود یہ ہے کہ مسلمانوں کے دل سے نبی کریم (ﷺ) کی عظمت اور محبت ختم ہو جائے۔ اور دیو کے بندوں کی بڑائی اور تعریف سن کر ان کی جانب طبیعت مائل ہو جائے اور بلا سمجھے سوچے ان دیو کے بندوں پر ایمان لے آئیں اور سچے مذہب اہلسنت سے دور ہو جائیں۔

نور و بشر کا بیان

مسٹر ندیم دیوبندی فرماتے ہیں : "قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے بشر ہونے کا اعلان کروایا قل انما انا بشر مثلکم (سورۂ کہف) "اے محبوب (ﷺ) آپ اعلان کر دیں کہ میں تم جیسا بشر ہوں۔" (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 12)

سبحان اللہ دیو کے بندوں کی ہر بات نرالی ہے اللہ عزوجل پر بھی بہتان لگانے اور افترا کرنے سے باز نہیں آئے کہتے ہیں کہ "آپ اعلان کر دیں" یہ کس جملے کا ترجمہ ہے۔ اعلان تو اللہ تعالیٰ نے اپنی الوہیت اور وحدانیت کا کروایا کہ سرکار ابد قرار (ﷺ) نے اعلان فرمایا "قولوا لا الہ الا اللہ" کہو "لا الہ الا اللہ" مگر یہ تو کفار بد اطوار کا مقولہ معروف تھا کافر کہتے تھے وما انت الا بشر مثلنا "اور تم نہیں مگر ہماری طرح بشر۔" پھر اعلان کی حاجت کیا' اسی کی تصدیق فرما دی جاتی مگر نہیں ان بشر کہنے والوں کو ظالم فرمایا واسروا النجوی الذین ظلموا ھل ھذا الا بشر مثلکم "اور ظالموں نے آپس میں خفیہ مشورت کی کہ یہ کون ہیں تم ہی جیسے ایک بشر ہیں۔"

نیز باوجودیکہ اللہ مالک خالق و معبود ہے مگر اس نے یہ نہیں فرمایا کہ تم بھی دوسرے لوگوں کی طرح بشر ہو بلکہ قرآن کریم نے جب بھی حضور (ﷺ) کا ذکر فرمایا تو ان الفاظ میں :

(1) قد جاء کم من الله نور

(2) لقد جآء کم رسول من انفسکم

(3) قد جآء کم برهان من ربکم

(4) اذبعث فیهم رسول

(5) یا ایهاالنبی انا ارسلنك شاهدا

(6) وما ارسلنك الا رحمة اللعالمین ٰ یٰسین ٰ طهٰ ٰ مزمل ٰ مدثر

وغیرہ خطابات سے یاد فرمایا اور یہ جاہل دیو کا بندہ کہتا ہے کہ اعلان کروایا ہم پوچھتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے قل کیوں فرمایا۔ اگر واقعی مقصود یہی تھا تو خود ہی اعلان فرما دیتا کیا اس کو بھی کسی دیو کے بندے کا خوف تھا۔ (معاذاللہ) پھر قل انما انا بشر کس سے فرمایا؟ کیا صدیق اکبر یا فاروق اعظم یا عثمان ذوالنورین یا علی المرتضیٰ یا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے کوئی حضور (ﷺ) کو اپنی طرح بشر کہتا تھا، نہیں نہیں ہرگز نہیں بلکہ کفار بدکردار نبی کو اپنے جیسا بشر کہتے تھے۔ قرآن کریم میں ہے قالو ما انتم الا بشر مثلنا " کافر بولے نہیں ہو تم مگر ہم جیسے بشر۔" چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی "پیارے محبوب فرما دیجئے (ظاہر صورت میں) میں تم جیسا بشر ہوں میری طرف وحی ہوتی ہے" اور مخفی نہ رہے کہ وحی کسی دیو کے بندے کو نہیں ہوتی بلکہ اللہ عزوجل کے محبوب بندوں انبیاء مرسلین کو ہوتی ہے لہٰذا ان جیسا مخلوق میں کوئی نہیں۔

مقام غور ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان سرکار لبد قرار (ﷺ) کی خدمت میں راعنا عرض کرتے جس کو کفار نے دوسرے معنی مراد لیتے ہوئے راعنا کہنا شروع کیا

تو اللہ عزوجل نے حکم نازل فرمایا یا ایھاالذین امنو لاتقولوا راعنا قولوا انظرنا واسمعو وللکفرین عذاب علیم "اے ایمان والو! راعنانہ کہو اور یوں عرض کرو انظرنا یعنی حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔"

جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کو راعنا کہنے کی ممانعت فرمادی گئی تو ثابت ہو گیا کہ حضور (ﷺ) کی شان میں ہلکا لفظ بھی استعمال کرنا اگرچہ نیت اہانت کی نہ ہو اللہ تعالیٰ کو گوارا نہیں تو یہ کیسے گوارا ہو سکتا ہے کہ ہر کافر طاغی حضور (ﷺ) کی شان میں بشر مثلنا کہے اب جس کا جی چاہے اللہ عزوجل کو راضی کر لے اور جو خطاب والقاب اللہ عزوجل نے ان کے لئے استعمال فرمائے ان کا استعمال عمل میں لائے یا جو چاہے کہ دیو (شیطان) ہم سے راضی ہو جائے تو وہ وہی بولی بولے جو کفار ناہنجار کی بولی ہے "وما انت الا بشر مثلنا" اور اپنے آقا دیو (شیطان) کے لشکر میں شامل ہو جائے۔

مسٹر ندیم دیوبندی لکھتے ہیں کہ : "فرشتے نوری مخلوق ہیں لیکن بشر کا مرتبہ نور سے بڑا ہے۔" (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 12)

اللہ تعالیٰ بھی نور ہے : "الله نور السموات والارض" اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب (ﷺ) کو سب سے اول نور سے پیدا فرمایا۔ حضور (ﷺ) فرماتے ہیں "اول ما خلق الله نوری" سب سے پہلے اللہ نے میرے نور کو پیدا فرمایا۔ مگر دیوبندی قرآن و حدیث سب کا منکر ہے۔

مسئلہ حاضر و ناظر

مسٹر ندیم دیوبندی فرماتے ہیں : "اللہ تعالیٰ کی صفات میں علم غیب اور حاضر و ناظر ہونا بھی ضرری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو علم غیب نہیں اور نہ کوئی حاضر و ناظر ہو سکتا ہے۔" (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 8)

حاضر کا مادہ "حضر" اور ناظر کا مادہ "نظر" سے ہے۔ حضر سے الحضور مصدر رہنا جس

سے حاضر، مشتق ہوا۔ حضر، حاضر اور حضور کے معنی کتب لغت میں حاضر ہونے کی جگہ اور حاضر کے معنی شہروں بستیوں میں رہنے والا۔ بڑا قبیلہ یہ تمام معنی منجد مختار الصحاح اور مجمع کار الانوار وغیرہ میں مذکور ہیں۔

ناظر مختار الصحاح میں آنکھ کے ڈیلے کی سیاہی کو جس میں آنکھ کا تل ہوتا ہے اس کو ناظرہ کہتے ہیں اور یہ ہر دو معنی حاضر و ناظر اللہ تعالیٰ کی شان کے خلاف ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سے پاک و منزہ ہے۔ چنانچہ قرآن کریم واحادیث شریف میں کہیں بھی اللہ تعالیٰ کے لئے "حاضر و ناظر" موجود نہیں۔ نہ اسماء حسنیٰ میں حاضر و ناظر ہے نہ سلف صالحین میں سے کسی نے اللہ تعالیٰ کے لئے حاضر و ناظر استعمال کیا ہے۔

مسٹر ندیم دیوبندی اور سارے دیو کے بندے قیامت تک یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان یا تابعین رحمہم اللہ یا ائمہ مجتہدین نے کبھی اللہ تعالیٰ کے لئے حاضر و ناظر کا لفظ استعمال کیا ہو۔

بحث اسی پر ختم ہو جاتی ہے مگر جھوٹے کو اس کے گھر تک پہنچانے کے لئے بطور نمونہ قرآن کریم اور ائمہ دین سے ثبوت پیش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

یا ایھاالنبی انا ارسلنك شاھدا و مبشرا و نذیرا و داعیا الی اللہ باذنہ و سراجا منیرا "اے غیب کی خبریں بتانے والے (ﷺ) بے شک ہم نے تم کو بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف سے اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔" (الاحزاب: ۴۶۔۴۵)

شاہد کے معنی حاضر و ناظر ہیں، مفردات راغب میں ہے "**الشھود والشھادۃ الحضور مع المشاھدۃ او بالبصر بالبصیرۃ**"

نبی کریم (ﷺ) بصر یا بصیرت کے ساتھ مشاہدہ فرماتے ہوئے حاضر ہیں۔

علامہ ابوالسعود اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں:

اے نبی (ﷺ) بے شک ہم نے بھیجا آپ (ﷺ) کو حاضر و ناظر بنا کر ان سب پر

جن کی طرف آپ (ﷺ) رسول بنا کر بھیجے گئے۔ آپ (ﷺ) ان کے احوال کی نگہبانی فرماتے ہیں اور ان کے اعمال کا مشاہدہ فرماتے ہیں یعنی ان سب کے کاموں کو اپنی آنکھ سے دیکھتے ہیں اور آپ (ﷺ) ان سے عمل شہادت فرماتے ہیں یعنی ان کے گواہ بنتے ہیں ان تمام چیزوں پر جو ان سے صادر ہوئیں تصدیق سے اور تکذیب سے اور باقی ان تمام چیزوں سے جن پر وہ ہیں ہدایت اور گمراہی سے اور آپ (ﷺ) اس شہادت کو ادا فرمائیں گے قیامت کے دن جو ادا کی ہوئی ہو گی ان تمام باتوں میں جو ان کے فائدہ کے لئے ہوں اور ان تمام باتوں میں جو ان کے نقصان کے لئے ہوں گی۔ (تفسیر ابو السعود جزء 4 صفحہ 79)

اسی طرح تفسیر بیضاوی، مدارک التنزیل، جلالین، جمل، روح المعانی، تفسیر کبیر وغیرہ میں مذکور ہے۔

شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) فرماتے ہیں:

"اور باوجود اس قدر اختلافات اور بکثرت مذاہب کے جو علماء امت میں سے ہیں۔ ایک شخص کو بھی اس میں اختلاف نہیں ہے کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بغیر شائبہ مجاز اور بلا توھم تاویل حقیقت حیات کے ساتھ دائم وباقی ہیں اور اعمال امت پر حاضر وناظر ہیں اور طالبان حقیقت اور اپنی طرف متوجہ ہونے والوں کو فیض پہنچاتے ہیں اور انکی تربیت فرماتے ہیں۔" (حاشیہ اخبار الاخیار صفحہ 155 مکتوبات)

اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں میں باوجود اختلافات کے حضور (ﷺ) کے حیات اور حاضر وناظر ہونے میں کوئی اختلاف نہیں مگر آج دیوبندیوں کو اس سے انکار ہے۔

شیخ محقق عبدالحق صاحب دہلوی (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) فرماتے ہیں:

"اور حضور (ﷺ) ہمیشہ سے مومنوں کا نصب العین اور عابدوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ تمام احوال وواقعات میں خصوصاً حالت عبادت میں اور اس کے آخر میں کہ نورانیت اور انکشافات کا وجود اس مقام میں بہت زیادہ اور نہایت قوی ہوتا ہے اور بعض عرفا نے فرمایا تشہد میں خطاب اس وجہ سے ہے کہ حقیقت محمدیہ علی صاحبھا الصلوٰۃ والتحیۃ تمام

موجودات کے ذرات اور افراد ممکنات میں جاری و ساری ہے بس آنحضرت (ﷺ) نمازیوں کی ذات میں موجود اور حاضر ہیں لہٰذا نمازی کو چاہئے کہ اس معنی سے آگاہ رہے اور حضور (ﷺ) کے اس حاضر ہونے سے غافل نہ ہو تاکہ رموز و قرب اور اسرار معرفت سے روشن اور فیضیاب ہو۔" (اشعۃ اللمعات صفحہ 41)

شاہ ولی اللہ صاحب زیر عنوان مشاہدہ اجمالی انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ فرماتے ہیں:

"جس وقت میں مدینہ منورہ حاضر ہوا اور روضہ اقدس علی صاحبھا الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت سے مشرف ہوا تو میں نے روح مبارک و مقدس (ﷺ) کو ظاہر اً و عیاناً دیکھا نہ صرف عالم ارواح میں بلکہ عالم مثال میں ان آنکھوں سے قریب۔ تو میں سمجھ گیا کہ یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ حضور اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم محتشم شفیع معظم (ﷺ) نمازوں میں حاضر ہوتے ہیں اور لوگوں کی امامت فرماتے ہیں وغیرہ ذالک کہ یہ سب اسی دقیقہ کی باتیں ہیں۔" (فیوض الحرمین صفحہ 82,81)

رضائے خدا اور رضائے محمد (ﷺ)

مسٹر ندیم دیوبندی رقم طراز ہیں: "حضور چاہتے تھے کہ ان کے چچا ابو طالب ایمان لے آئیں لیکن اللہ تعالیٰ نے نہیں مانا اور اپنے رسول کو جواب دے دیا کہ یہ تو میری مرضی نہیں۔" (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 13)

دیوبندی نے لکھ دیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور (ﷺ) کی بات نہیں مانی اور اپنے رسول کو جواب دے دیا کہ یہ میری مرضی نہیں مگر اللہ تعالیٰ کے اس نے ماننے پر کوئی حوالہ سپرد قلم نہ کیا۔ اگر ہوتا تو ضرور تحریر کرتا حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب (ﷺ) سے ارشاد فرماتا ہے "ولسوف یعطیك ربك فترضیٰ" پیارے محبوب بیشک عنقریب تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا تم راضی ہو جاؤ گے۔

حدیث قدسی شریف میں ہے "کلھم یطلبون رضائی وانا طلب رضاك

یا محمد "پیارے محمد (ﷺ) تمام کائنات میری رضا چاہتی ہے اور میں تیری رضا چاہتا ہوں۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت عاشق ماہ نبوت (ﷺ) عظیم المرتبت عظیم البرکت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم　　　خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

حضور (ﷺ) نے چاہا کہ ہمارا قبلہ تبدیل کر دیا جائے اور بیت المقدس کے بجائے کعبہ معظمہ بنا دیا جائے اس کا ذکر قرآن کریم میں اس طرح ہے "قد نری تقلب وجهك في السماء فلنولينك قبلة ترضها فول وجهك شطر المسجد الحرام"

(پیارے) ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے۔ ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف۔

دیکھا! حضور (ﷺ) نے حالت نماز آسمان کی جانب منہ اٹھا کر دیکھا کہ ہمارا قبلہ بجائے بیت المقدس کے کعبہ معظمہ قرار دیا جائے۔ فوراً وحی آگئی کہ ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس کو تم پسند کرتے ہو ابھی نماز ہی میں اپنا منہ کعبہ معظمہ کی طرف پھیر لو چنانچہ آج بھی مسجد قبلتین مشہور و معروف ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں۔

ہم عہد باندھے ہیں روز ازل سے
رضائے خدا اور رضائے محمد ﷺ

رہا ابو طالب کا ایمان نہ لانا یہ محبوب ومحب کے درمیان راز کی باتیں ہیں۔ بھلا دیو کے بندے کیا جانیں اگر یہی بات قابل اعتراض ہے تو دیوبندی اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھی اعتراض کرے گا کہ اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ فرعون ایمان لے آئے ہدایت پا جائے چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کو حکم فرمایا "اذهب الى فرعون فانه طغى "مگر فرعون ایمان نہ لایا نہ ہدایت

پر آیا (معاذ اللہ) یہ ہیں اوہام فاسدہ جو دیو کے بندوں میں پائے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان خبیث افکار سے بچائے اور سچا پکا مصطفیٰ (ﷺ) کا غلام بنائے اور سرکار ابد قرار (ﷺ) کا غلام بنائے اور سرکار ابد قرار (ﷺ) کے دامن کرم سے وابستہ فرمائے اور ان کے زمرے میں اٹھائے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین (ﷺ)

بدعت گمراہی ہے

مسٹر ندیم دیوبندی لکھتے ہیں: "بچو! جو کام صحابہ کرام نے نہ کیا ہو وہ کبھی اچھا نہیں ہو سکتا بلکہ ایسے کاموں کو ہمیں چھوڑ دینا چاہئے۔ مذہب اور دین کا جو کام صحابہ کرام نے کیا اس کا کرنا ثواب ہے اور جو دین کا کام سمجھ کر انہوں نے نہیں کیا وہ ہمیں کتنا ہی اچھا لگے وہ گناہ اور بدعت ہوگا اور بدعت گمراہی ہے۔" (ایمان و نماز اہلسنت، صفحہ 19)

عزیز بچو! آپ ہی ذرا مسٹر ندیم دیوبندی سے پوچھ لیں کہ بخاری شریف، مسلم شریف، ابو داؤد شریف، ترمذی شریف، ابن ماجہ وغیرہ کتب احادیث صحابہ کرام نے پڑھیں یا کسی کو پڑھائیں؟ چھ کلمہ جو تم پڑھتے ہو صحابہ کرام نے پڑھے یا پڑھائے۔ قرآن کریم پر اعراب یعنی زیر، زبر اور پیش وغیرہ علامات صحابہ کرام علیہم الرضوان نے لگائیں، قرآن کریم کے ترجمہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے شائع کرائے، صرف و نحو، فقہ، منطق، فلسفہ، عروض و ادب وغیرہم کتب صحابہ کرام علیہم الرضوان نے پڑھیں یا پڑھائیں۔ دارالعلوم دیوبند جس طرز پر آج بنا ہوا ہے کسی صحابی نے بنایا اور ایسا اہتمام فرمایا ثابت کیجئے ورنہ یہ سارا کاروبار تمہارا بدعت اور گمراہی ہے۔

بدعت کا بیان کرتے ہوئے مسٹر ندیم دیوبندی فرماتے ہیں کہ:

"اس کی مثال یوں سمجھئے کہ اگر کوئی شخص چار رکعت کی بجائے پانچ رکعت پڑھ لے اس کو کوئی شخص یہ کہے کہ بھائی تیری نماز خراب ہو گئی دوبارہ پڑھو۔ کیونکہ تو نے چار کے بجائے پانچ رکعت پڑھ لی۔ اس کے جواب میں نمازی یہ کہے کہ میں نے کوئی برا تو نہیں کیا۔"

(ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 45)

اس جاہل بے وقوف کو اتنی بھی تمیز نہیں کہ نماز کا ہر شفعہ دو رکعت پر مشتمل ہے اور مثال ہوتی ہے مطابق اصل کے اگر یہ اپنے دھرم میں کچھ غیرت رکھتا ہے تو ایک ہی مثال پیش کر دے کہ فلاں شخص نے پانچ رکعت پڑھی اور اس سے یہ واقعہ پیش آیا یہ اور بات ہے کہ دیوبندی دھرم میں پانچ رکعت کا رواج ہو۔ عبادت میں ہر مسلمان بڑھ کر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے اگر کسی نے رات یا دن کے کسی حصہ غیر مکروہ میں چار رکعت نماز نفل ہی نہیں بلکہ چالیس رکعت نماز پڑھ لی تو یہ لائق اجر و ثواب ہو گا نہ کہ باعث عتاب مگر کور باطن کا کیا علاج۔ احادیث میں اس کے فضائل موجود ہیں۔

مسٹر ندیم دیوبندی اور تمام دیوبندیوں کے پیر کامل حاجی امداد اللہ صاحب فرماتے ہیں:

"بعضے کثرت ذکر سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہر دم ذکر کرنا بدعت ہے اور بے اصل۔ میں کہتا ہوں آیات کثیرہ سے دوام ذکر ثابت ہے۔ "یذکرون الله قیاما و قعودا وعلی جنوبهم ویتکفرون فی خلق السموت والارض۔ الایۃ" (امداد المشتاق صفحہ 68)

ذکر میں ہر قسم کی عبادت داخل ہے۔ مسٹر ندیم دیوبندی صاحب تم تو پانچ رکعت ہی کا ماتم کرتے تھے اور نماز پانچ رکعت تو ہوتی ہی نہیں البتہ کثرت مراد ہے تو حاجی صاحب نے اس ہی کو بیان فرمایا اس کے ناقل آپ کے پیران پیر مولوی اشرف علی تھانوی ہیں۔ آپ ان حضرات پر بدعتی ہونے کا فتویٰ جاری فرمائیں۔

صلوٰۃ و سلام

مسٹر ندیم دیوبندی فرماتے ہیں: "اذان سے پہلے یا بعد میں سلام ایسے ہی جمعہ کے بعد سلام اور نعت کھڑے ہو کر نہ پیارے نبی کے زمانے میں کسی نے پڑھی نہ بعد میں تو ایسے کام بدعت اور گناہوں گے ان کو چھوڑ دینا لازم ہے۔" (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 19)

ہاں بیشک بدعت اس لیے ہیں کہ تقویت الایمان میں نہیں اور ان دیوبندیوں کے مذہب کا دارومدار تقویت الایمان پر ہے مگر قرآن کریم میں تو ہمارے رب نے صلوٰۃ و سلام کا

ہم کو حکم دیا "یاایھاالذین امنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما" اے ایمان والو! ان نبی پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

اور تم اپنے غیر مسلم ہونے کا اقرار کر چکے ہو لہذا تم اس حکم سے خارج ہو مگر مسلمانوں پر اس کا نفاذ لازم اور یہ حکم عام ہے زمان و مکان کسی شی کی کوئی قید نہیں۔ قبل از اذان پڑھیں یا بعد از اذان۔ یہ حکم مومنین کے لئے ہے کافروں کے لئے نہیں۔

مسٹر ندیم دیوبندی لکھتے ہیں : "بعض مساجد میں امام دعا میں آیت اور درود پڑھتے ہیں پھر نمازی حق نبی کہتے ہیں یہ بالکل بدعت و شرک ہے۔" (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 54)

دیو کے بندوں کے لئے تو شرک ہونا نہایت ضروری ہے کیونکہ وہ اپنے خدا کو حق نبی کہتے ہیں اور خدا کے سوا کسی اور کو حق نبی کہنے کا اہل ہی نہیں جانتے چنانچہ ان کے لئے شرک ضرور ہوا کہ یہ ان کے خدا کی خاص صفت ہے۔ مسلمان تو نبی کریم (علیہ السلام) کو اللہ تعالٰی کا بھیجا ہوا بندہ بشیر و نذیر، سراج و منیر سمجھتا ہے اس لئے کہتا ہے حق نبی یعنی نبی برحق ہیں۔

غیر اسلامی رسومات

مسٹر ندیم دیوبندی نے غیر اسلامی رسومات کے عنوان سے صفحہ 34 تا 42 ایصال ثواب، فاتحہ، تیجہ، گیارہویں، محرم کا حلیم، سبیل، شب برأت وغیرہ کو گنا دیا حالانکہ یہ سب ایصال ثواب ہی سے متعلق ہیں اور ہم مسٹر ندیم دیوبندی کے پیر کامل حاجی امداد اللہ صاحب کا قول جس کو مسٹر ندیم دیوبندی کے پیران پیر مولوی اشرف علی تھانوی نے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں :"جمعرات کے دن کتاب احیاء تبرکاً ہوتی تھی۔ جب ختم ہوئی تبرکاً دودھ لایا گیا اور بعد دعا کے کچھ حالات مصنف بیان کئے گئے، طریق نذر و نیاز قدیم زمانہ سے جاری ہے۔"(امداد المشتاق صفحہ 92)

ملاحظہ کیجئے کہ دودھ لا گیا اور دعا پڑھی گئی وہی صورت مروجہ فاتحہ بطور ثبوت موجود ہے اور اس پر یہ ارشاد کہ طریق نذر و نیاز قدیم زمانہ سے جاری ہے۔ مسٹر ندیم

دیوبندی! یہ لوگ یعنی حاجی صاحب اور مولوی اشرف علی آپ کے نزدیک پنڈت (ہندو) ہیں؟

جو صورت آپ نے ہندوؤں کے پنڈتوں کی بتائی تھی یہاں موجود ہے یہ تو آپ کے گھر کی بات تھی۔ اب اجل علماء کرام اہل اسلام کے اقوال بطور نمونہ ملاحظہ کیجئے کہ تفصیل کی اس مختصر کتاب میں گنجائش نہیں۔ اشعۃ اللمعات باب زیارت قبور میں ہے:

"تصدیق کردہ شود از میت بعد رفتن آواز عالم تا ہفت زور" میت کے مرنے کے بعد سات روز تک صدقہ کیا جائے۔ اسی اشعۃ اللمعات کے اسی باب میں ہے "وبعض روایات آمدہ است کہ روح میت مے آید خانہ خود را شب جمعہ پس نظر می کند کے تصدیق کند از وے یانہ" جمعہ کی رات کو میت کی روح اپنے گھر آتی ہے اور دیکھتی ہے کہ اس کی طرف سے لوگ صدقہ کرتے ہیں یا نہیں۔

انوار ساطعہ اور حاشیہ خزانۃ الروایات میں ہے کہ حضور (ﷺ) نے حضرت امیر حمزہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے لئے تیسرے، ساتویں اور چالیسویں دن اور چھٹے ماہ اور سال بھر کے بعد صدقہ دیا یہ تیجہ، چالیسواں، ششماہی اور برسی کی دلیل ہے۔ یہ اس کے لئے ہے جس کا ایمان قرآن و حدیث پر ہے۔ منکر کے لئے نہیں۔ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی علیہ رحمۃ فرماتے ہیں:

"طعامیکہ ثواب آں نیاز حضرت امامین نمائید بر اں قل و فاتحہ و درود و خواندن تبرک فی شود و خوردن بسیار خوب است۔" (فتاویٰ عزیزیہ 'صفحہ 75)

یعنی "جس کھانے پر حضرات حسنین کی نیاز کریں اس پر قل اور فاتحہ اور درود پڑھنا باعث برکت ہے اور اس کا کھانا بہت اچھا ہے۔"

مسٹر ندیم دیوبندی صاحب یہ شاہ عبدالعزیز صاحب نیاز کا مکمل طریقہ تعلیم فرما رہے ہیں اور تم کہتے ہو کہ غیر اسلامی ہے اور شرک ہے کیونکہ نذر و نیاز صرف اللہ کی ہے اب بتاؤ کہ مشرک کون ہے؟ عالمِ اسلام شاہ عبدالعزیز صاحب علیہ الرحمۃ کے متعلق تو جرأت

لب کشائی کر ہی نہیں سکتے البتہ آپ ضرور کافر و مشرک ٹھہریں گے۔

شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا تیجہ

شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں :

"روز سوم کثرت ہجوم مردم آں قدر بود کہ بیرون از حساب است ہشتاد و یک کلام اللہ بہ شمار آمدہ و زیادہ ہم شد کلمہ را حصیر نیست۔" (ملفوظات صفحہ 8)

یعنی تیسرے دن لوگوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ شمار سے باہر ہے۔ اکیاسی ختم کلام اللہ شمار میں آئے اور زیادہ بھی ہوئے ہوں گے کلمہ طیبہ کا تو اندازہ نہیں۔"

مسٹر ندیم دیوبندی فرمایئے ہندو تم ہو یا تم شاہ ولی اللہ صاحب کو ہندو سمجھتے ہو؟ اہل عدل و انصاف کے لئے ایک دلیل بھی کافی ہے۔ ضدی ہٹ دھرم بے دین کے لئے دفتر بھی ناکافی۔ ان روایات کی روشنی میں گیارہویں شریف اور بارہویں شریف اور شب برأت وغیرہ میں ایصال ثواب کا مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ فالحمدلله رب العلمين

لیکن دیوبندی دھرم میں یہ تمام امور مثل فاتحہ، تیجہ، چالیسواں، شب برأت، حلیم، گیارہویں شریف، سب ہی حرام اور غیر اسلامی یعنی کافرانہ رسومات ہیں۔

دیوبندی دھرم میں جس کھانے یا شیرینی وغیرہ پر قرآن کریم پڑھا جائے یعنی فاتحہ دی جائے وہ حرام ہو جاتا ہے۔ ملاحظہ ہو مولوی رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں :

"محرم میں ذکر شہادت حسین علیہ السلام کرنا اگرچہ بروایات صحیحہ ہوں یا سبیل لگانا، شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبیہ روافض کی وجہ سے حرام ہے۔" (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 147, 148)

مگر دیوبندی دھرم میں ہندوؤں کے تہوار کا کھانا جائز ہے۔ ملاحظہ ہو :

سوال : ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے استاد حاکم و نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد، حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں؟

جواب : درست ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 488)

ہندوؤں کے تہوار ہولی دیوالی کے چڑھاوے کا کھانا دیوبندی دھرم میں درست ہے اور کوّا کھانا ثواب۔ انہی گنگوہی صاحب سے سوال ہوا کہ جس جگہ زاغ معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کوّا کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب؟

جواب: ثواب ہوگا۔ (فتاویٰ رشیدیہ کامل صفحہ 493) 598

یہ اپنے اپنے مذہب کا التزام ہے۔

مسٹر ندیم دیوبندی رقم طراز ہیں: "چو! ایک بدعت یہ بھی ہے کہ نماز جمعہ اور میلاد شریف و نعت خوانی کے بعد چند لوگ مسجد میں کھڑے ہو کر سلام پڑھتے ہیں اور سلام بھی نبی والا نہیں بلکہ ایک اردو شاعر کی نعت پڑھتے ہیں۔" (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 47)

پھر کہتے ہیں: "ہمارے پیارے نبی نے تو سلام بیٹھ کر پڑھنے کا حکم فرمایا کہ التحیات میں بیٹھ کر سلام پڑھو یہی ادب ہے ہم نبی کا سلام پڑھتے ہیں اور جاہل لوگ بریلی کا سلام پڑھتے ہیں۔" (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 47)

مسٹر ندیم دیوبندی حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کھڑے ہو کر سلام پڑھنے کو کہاں منع فرمایا ہے۔ ھاتوا برھانکم ان کنتم صدقین ہم اس امر پر صرف ایک عبارت حضرت علام محقق اسلام سیدی مولانا عبدالحق صاحب محدث دہلوی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ قبل ازیں یہ باور رہے کہ حضرت مولانا عبدالحق صاحب محدث دہلوی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا تقویٰ و طہارت، زہد و ریاضت محتاج بیان نہیں۔ بایں ہمہ صفات ارشاد فرماتے ہیں:

"اے اللہ میرا کوئی عمل ایسا نہیں جسے تیرے دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں۔ میرے تمام اعمال میں فساد نیت موجود رہتی ہے البتہ مجھ حقیر فقیر کا ایک عمل صرف تیری ذات پاک کی عنایت کی وجہ سے بہت شاندار ہے اور وہ یہ ہے کہ مجلس میلاد کے موقع پر کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں اور نہایت ہی عاجزی اور انکساری محبت و خلوص کے

ساتھ تیرے حبیب پاک (ﷺ) پر درود و سلام بھیجتا ہوں۔ اے اللہ (عزوجل) وہ کون سا مقام ہے جہاں میلاد مبارک سے زیادہ تیری خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے۔ اس لئے اے ارحم الراحمین مجھے پکا یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی بیکار نہ جائے گا بلکہ یقیناً تیری بارگاہ میں مقبول ہوگا اور جو کوئی درود و سلام پڑھے اور اس کے ذریعے دعا کرے وہ کبھی مسترد نہیں ہو سکتی۔"

(اخبار الاخیار شریف مترجم اردو صفحہ **924**)

مسٹر ندیم دیوبندی ہوش آیا۔ تمہاری ان خرافات سے یہ تو ثابت ہو گیا کہ تمہارا مذہب نامہذب حضرت علامہ محقق اسلام مولانا عبدالحق صاحب محدث دہلوی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے مذہب اہلسنت کے قطعاً خلاف ہے۔ اب تم شیخ محقق کو بھی بریلوی کہو تو کہتے رہو اس سے یہ ثابت ہوا کہ یہی تو علم ہدایت و صداقت ہے۔

مسٹر ندیم دیوبندی نے عہد نامہ کو بھی غیر اسلامی رسومات میں ذکر فرماتے ہوئے لکھا ہے:
"بچو! بعض جاہل اور بے دین لوگ ایک کاغذ پر لکھا ہوا عہد نامہ قبر میں مردے کے ساتھ رکھ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس سے سوال و جواب نہیں ہوتا۔" (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ **42**)

سبحان اللہ! دیو کے بندوں کی ہر بات نرالی ہے ہمارے علماء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے فرمایا کہ میت کی پیشانی یا کفن پر عہد نامہ لکھنے سے اس کے لئے امید مغفرت ہے۔

1- امام ابوالقاسم صفاء شاگرد امام نصیر بن یحییٰ تلمیذ شیخ المذہب سیدنا امام ابویوسف و محرر المذہب سیدنا امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کی تصریح و روایت فرمائی۔

2- امام نصیر نے فعل امیر المومنین فاروق اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے اس کی تائید و تقویت کی۔

3- امام بزازی نے جیز کیردری میں

4- علامہ مدقق علائی نے درمختار میں اس پر اعتماد فرمایا۔

5- امام فقیہ ابن عجیل وغیرہ کا بھی یہی معمول رہا۔

6- امام اجل طاؤس تابعی شاگرد سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے کفن میں عہد نامہ لکھے جانے کی وصیت فرمائی اور حسب وصیت ان کے کفن پر لکھا گیا۔

7- بلکہ حضرت کثیر بن عباس بن عبدالمطلب (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے جو رسول اللہ (ﷺ) کے چچا کے بیٹے اور صحابی ہیں خود اپنے کفن پر کلمہ شہادت لکھا نیز ترمذی میں سیدنا صدیق اکبر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کی رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا جو ہر نماز میں سلام کے بعد یہ دعا (عہد نامہ) پڑھے فرشتے اسے لکھ کر مہر لگا کر قیامت کے لئے اٹھا رکھتے ہیں جب اللہ تعالیٰ اس بندے کو قبر سے اٹھائے فرشہ و نوشتہ ساتھ لائے اور ندا کی جائے عہد والے کہاں ہیں۔ انہیں وہ عہد نامہ دے دیا جائے۔ امام نے اسے روایت کر کے فرمایا "و عن طائوس انما امر بھذا الکلمات فکتب کفنہ "امام طاؤس کی وصیت سے یہ عہد نامہ ان کے کفن پر لکھا گیا۔

امام فقیہ ابن عجیل نے اس دعائے عہد نامہ کی نسبت فرمایا "اذا کتبت ھذا الدعا و جعل مع المیت فی قبرہ وقاہ اللہ فتنۃ القرب و عذابہ "جب یہ لکھ کر میت کے ساتھ قبر میں رکھ دیں تو اللہ تعالیٰ اسے سوال نکرین و عذاب قبر سے امان دے گا۔ بطور اختصار ان چند کلمات پر اکتفا کرتا ہوں ورنہ اور بھی روایات نقل کی جاسکتی تھیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ اسلام کے ایسے جلیل علماء وائمہ دین عہد نامہ کے بارے میں وصیت فرمائیں اور مسٹر ندیم بندۂ دیو' ان جیسے تمام آئمہ اسلام کو جاہل و بے دین بتائے تو لعنت ہے ایسے خبیث بھتان لگانے والے پر۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

چنانچہ بقیہ بکواس اور افترائی الدین مثلاً مسٹر دیوبندی کا صلوٰۃ و سلام، میلاد، جمعہ کے بعد سلام، دورد لکھی اور گنج عرش وغیرہ کا افترا بھی اسی قبیل سے ہے پچھلے صفحات پر تذکرہ ہو چکا مزید لکھنے کی ضرورت نہیں جب کہ ان کا دین دیوبندی ہے جس کے غیر مسلم ہونے کا بنفس نفیس خود ندیم دیوبندی اقرار فرما چکے ہیں اور ہمارا دین دین مصطفوی (ﷺ)

ہے ہم کو ان سے اور ان کو ہم سے کیا علاقہ ان سے کہہ دو "لکم دینکم ولی دین" ؎

دیو کے بندوں سے ہم کو کیا غرض
ہم ہیں عبدالمصطفیٰ پھر تجھ کو کیا

انگوٹھے چومنا

مسٹر ندیم دیوبندی فرماتے ہیں: "بعض جاہل حضور کا نام آنے پر یا اذان تکبیر وغیرہ میں انگوٹھے چومتے ہیں یہ بالکل غلط ہے ہمارے نبی (ﷺ) نے اس کا حکم نہیں دیا-----انگوٹھے چومنا بدعت ہے۔" (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 42, 48)

کسی نے کیا خوب فرمایا کہ جھوٹا آدمی سب کو جھوٹا ہی جانتا ہے اسی طرح یہ جاہل دیوبندی اپنی طرح سب کو جاہل تصور کرتا ہے حالانکہ باب تقبیل ابہامین (انگوٹھے چومنے) میں ہمارے فقہاء کرام کی متعدد اسناد موجود ہیں جس میں چند مشتے نمونہ از خروارے ملاحظہ ہوں:

علمائے محدثین نے اس باب تقبیل ابہامین میں حضرت خلیفہ رسول اللہ (ﷺ) سیدنا صدیق اکبر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) و حضرت ریحانہ رسول (ﷺ) سیدنا امام حسن و حسین و حضرت نقیب اولیائے رسول اللہ (ﷺ) سیدنا ابو العباس خضر علی الحبیب الکریم و علیہم جمیعا الصلوٰۃ والتسلیم وغیرہم اکابر دین سے حدیثیں روایت فرمائیں جس کی قدرے تفصیل امام علامہ شمس الدین سخاوی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے کتاب مستطاب مقاصد حسنہ میں ذکر فرمائی اور جامع الرموز شرح نقایہ مختصر الوقایہ و فتاویٰ صوفیہ و کنز العباد و ردالمحتار حاشیہ درمختار وغیرہا سلف صالحین میں حفظ صحت بصر و روشنائی چشم کے لئے مجرب اور معمول ہونا ہی سند کو کافی ہے۔

مولانا علی قاری رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں قلت و اذا ثبت رفعه الى الصديق رضى الله تعالى عنه فيكفى للعمل به لقوله عليه الصلوٰة والسلام عليكم بسنتى و سنة الخلفاء الراشدين "یعنی صدیق اکبر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے

ہی اس فعل کا ثبوت عمل کو بس ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں میں تم پر لازم کرتا ہوں اپنی سنت اور اپنے خلفائے راشدین کی سنت رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ تو صدیق اکبر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کسی شئے کا ثبوت بعینہ حضور (ﷺ) سے ثبوت ہے۔ امام سخاوی المقاصد الحسنہ فی الاحادیث الرائدہ علی الالسنہ میں فرماتے ہیں:

حدیث: "مسح العینین بباطن اغنی البسابتین بعد تقبیلهما عند سماع قول الموذن اشهدان محمد رسول الله مع قوله اشهدان محمدا عبده ورسوله رضیت باالله ربا وبالاسلام دینا و بمحمد (ﷺ) نبیا ذکرة الاویلمی فی الفردوس لمن حدیث ابی بکر الصدیق (رضی الله تعالی عنه) ان لما سمع قول الموذن اشهد ان محمد ارسول الله فقال هذا وقبل باطن الاغلتین اسباتین و مسح عینید فقال (ﷺ) من فعل مثل مافعل خلیلی فقد حلت علیه شفاعی "یعنی مؤذن سے اشہدان محمد رسول اللہ سن کر انگشتان شہادت کی پورے جانب باطن سے چوم کر آنکھوں پر ملنا اور یہ دعا پڑھنا اشهدان محمدا عبده و رسوله رضیت بالله ربا وبالاسلام دینا و بمحمد (ﷺ) نبیا۔ اس حدیث کو ویلمی نے مسند الفردوس میں حدیث سیدنا صدیق اکبر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کیا کہ جب اس جناب نے مؤذن کو اشهدان محمد رسول الله کہتے سنا یہ دعا پڑھی اور دونوں کلمہ کی انگلیوں کے پورے جانب زیریں سے چوم کر آنکھ سے لگائے اس پر حضور ﷺ نے فرمایا جو ایسا کرے جیسا میرے پیارے نے کیا اس پر میری شفاعت حلال ہو جائے۔ حضرت ابو العباس اور ابن ابی بکر رداوینی صوفی نے اپنی کتاب موجبات الرحمہ و عزائم المغفرہ میں اسی سند سے حضرت سیدنا خضر علیہ السلام سے روایت کی کہ وہ ارشاد فرماتے ہیں جو شخص مؤذن سے اشهدان محمد رسول الله سن کر مرحبا بحبیبی قرة عینی محمد بن عبدالله (ﷺ) کہے پھر دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے اس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں۔ شمس الدین محمد بن صالح مدنی مسجد مدینہ طیبہ و خطیب نے اپنی تاریخ میں حجر مصری

سے جو کہ سلف صالحین سے تھے نقل کیا کہ میں نے انہیں فرماتے سنا جو شخص نبی ﷺ کا ذکر پاک اذان میں سن کر کلمہ کی انگلی اور انگوٹھا ملائے اور انہیں بوسہ دے کر آنکھوں سے لگائے اس کی آنکھیں کبھی نہ دُکھیں۔

یہی امام مدنی فرماتے ہیں فقیہہ محمد بن سعید خولانی سے مروی ہوا کہ انہوں نے فرمایا مجھے فقیہہ عالم ابوالحسن علی بن محمد مرید حسینی نے خبر دی کہ مجھے فقیہہ زاہد بلالی نے امام حسن علی جدہ الکریم وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے خبر دی کہ حضرت امام نے فرمایا: ''جو شخص مؤذن کو اشهدان محمد رسول الله کہتے سن کر یہ دعا پڑھے مرحبا بحیبی و قرة عینی محمد بن عبدالله (ﷺ) اور اپنے انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے نہ کبھی اندھا ہو نہ آنکھیں دُکھیں'' طاؤسی فرماتے ہیں انہوں نے خواجہ شمس الدین محمد بن ابی نصر بخاری سے یہ حدیث سنی کہ جو شخص مؤذن سے کلمۂ شہادت سن کر انگوٹھوں کے ناخن چومے اور آنکھوں سے ملے اور یہ دعا پڑھے اندھا نہ ہو۔

اس جاہل دیوبندی سے سوال کیجئے کہ اگر علم ہوتا تو ایسی صریح عبارات سے بے خبری دن میں سورج کے انکار سے ناشی اس پر طُرّہ یہ کہ حق پر عمل کرنے والوں کو جاہل بتائے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں ؎

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا

تبلیغی جماعت کے اوصاف

مسٹر ندیم دیوبندی تحریر فرماتے ہیں:

''سچے عاشق ایسے لوگ ہوتے ہیں جو نبی والا کام کرتے ہیں لوگوں کی نمازیں صحیح کراتے ہیں گھر گھر جا کر مسجد میں نماز کی دعوت دیتے ہیں یہ لوگ ہر جمعرات کو مدنی مسجد فیڈرل بی ایریا میں مغرب سے صبح جمعہ تک جمع رہتے ہیں۔'' (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 14)

دیوبندی تبلیغی جماعت کے اوصاف حمیدہ بیان کیئے جارہے ہیں ملاحظہ فرمائیے کہ یہ کون لوگ ہیں؟

تبلیغی جماعت کے امیر مولوی محمد زکریا شیخ الحدیث مظاہر العلوم سہارنپوری کی زبانی سنیئے فرماتے ہیں۔ "بہت سے تاجروں اور رئیسوں کا مقولہ جو متعدد علماء بلکہ خود مجھ سے بھی کہا گیا کہ حضرت جی ہم لوگ تو آپ سے بہت خفا اور دور رہتے تھے اس تبلیغ کی بدولت آپ تک پہنچنا ہوا۔ یہ مقولہ بلا تصنع بلا مبالغہ سو آدمیوں سے زائد سے میں نے سنا ہوگا اس سے کس کو انکار ہو سکتا ہے کہ بمبئی شہر میں علماء حقہ (دیوبندی) میں سے تبلیغ سے پہلے جانا کتنا دشوار تھا اور وعظ کہنے کا تو واہمہ بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ حضرت حکیم الامت (اشرف علی تھانوی) کو اپنی اہلیہ محترمہ کے حج سے واپسی پر بمبئی تشریف لے جانے پر کس قدر اذیت دی گئی اور مخالفین نے بجلی کے تار کاٹ دیئے مکان کا محاصرہ کر لیا اور حضرت (تھانوی) پر حملہ کیا میزبان کی خوش اسلوبی اور بہترین انتظام کی وجہ سے حضرت (اشرف علی تھانوی) کو اس مکان سے دوسرے مکان میں اندھیرے کے اندر پہنچایا گیا۔ 38ھ میں جب حضرت سہارنپوری تین سو خدام کے ساتھ حج پر تشریف لے جارہے تھے یہ ناکارہ بھی اس میں ہمرکاب تھا تو اہل بمبئی کے شری اور فسادی مخالفین کے خوف سے حضرت کو مع قافلہ کے بمبئی سے دس میل دور ایک قبرستان میں ٹھہرایا گیا تھا اور وہاں خیمے لگائے گئے تھے۔ علمائے دیوبند کا بمبئی میں علی الاعلان جانا کس قدر دشوار تھا اس سے ظاہر ہے کہ بمبئی کی کسی مسجد میں کسی معروف دیوبندی کا نماز پڑھ لینا معلوم ہو جاتا تو اس مسجد کو پاک کرایا جاتا تھا۔" (تبلیغی جماعت پر چند عمومی اعتراضات صفحہ 34)

غور طلب یہ امر ہے کہ وہ زمانہ آج سے بہت بہتر اور افضل تھا۔ علمائے کرام کی کثرت تھی اور مسلمانوں میں بے نہایت قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے بلکہ ان کے لئے آنکھوں کا فرش بچھاتے گوشہ قلب میں بٹھاتے۔ آخر ان چند علماء جو علماء دیوبند سے معروف ہیں۔ عداوت و دشمنی کی کیا وجہ تھی؟ دوسرے علمائے کرام سے کبھی کسی نے کوئی تعارض نہ

کیابلکہ ہمیشہ عزت واحترام سے استقبال کیا۔

اس عداوت اور نفرت کی بنا یہ نہ تھی کہ علمائے دیوبند نے مسلمانوں کی جائیدادیں چھین لی تھیں یا مکانوں پر قبضہ کر لیا تھا یا دکانوں اور کارخانوں میں خیانت کی یا چوری کی ہو اور ڈاکے ڈالے ہوں یہ تو کوئی بات نہ تھی پھر وجہ نفرت؟

وجہ نفرت صرف اور صرف حضور پر نور شافع یوم النشور ﷺ کی شان میں گستاخی اور توہین کرنا ہے۔ دیوبندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی صاحب، علم پاک حضور ﷺ کے متعلق لکھتے ہیں: "پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی (بچہ)، مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔"

(حفظ الایمان، صفحہ 7، مکتبہ تھانوی کراچی)

دیکھئے حضور ﷺ کے علم کو زید و عمرو ہر عام آدمی بلکہ بچہ اور پاگلوں سے بھی جی نہ بھرا تو کہہ دیا کہ ایسا تو جمیع حیوانات وبہائم کو بھی حاصل ہے۔ جمیع حیوانات میں تمام حیوان داخل ہیں جن سے تشبیہ دی جارہی ہے اور کل غیب کے بارے میں لکھا ہے: "اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے۔" (حفظ الایمان، صفحہ 7، مکتبہ تھانوی کراچی)

حاصل کلام یہ ہے کہ کل علم غیب کو باطل قرار دے رہا ہے بعض کو مانتا ہے کہ بعض علوم غیبیہ میں تو اس میں حضور ﷺ کی کیا تخصیص ایسا علم تو......

پس یہی وجہ تھی مسلمانوں کے جذبات کو بھڑکانے اور ان کی مخالفت پر آمادہ کرنے کی جس کی وجہ سے ساری دنیائے اسلام علمائے دیوبند سے متنفر ہو گئی اسی ماحول کو دیکھ کر مولوی الیاس دہلوی نے منافقین کی طرح ایک شیطانی لشکر کی بنیاد رکھی اور رفتہ رفتہ مسلمانوں کو فریب دیتے رہے یہاں تک کہ اب ان کی تعداد خاصی ہے اس سے ان کا مقصود

اسلام کی خدمت نہ تھا بلکہ اشرف علی تھانوی کی تعلیم کو پھیلانا مقصود تھا۔ ملاحظہ ہو مولوی الیاس دہلوی فرماتے ہیں: ”حضرت مولانا (اشرف علی) تھانوی نے بہت بڑا کام کیا ہے بس میرا دل چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی ہو اور طریقہ تبلیغ میرا ہو کہ اس طرح ان کی تعلیم عام ہو جائے۔“ (ملفوظات الیاس، صفحہ **57**)

دیوبندیوں کے حکیم الامت تھانوی نے کتنا بڑا کام کیا کہ سرکار ابد قرار ﷺ کے علم پاک کو تمام حیوانات کے برابر کر دیا اور اشرف علی رسول اللہ، اللھم صل علی سیدنا و مولانا نبینا اشرف علی کو تسلی بخش بنا دیا۔ جو عبرت کے لئے کافی ہے اس سے یہ بھی واضح ہے کہ تبلیغی جماعت دیوبندی راہ حق سے بھٹکی ہوئی ہے اور ہدایت کے راستے ان پر بند ہیں کیونکہ یہ پکے دیوبندی ہیں۔ ہر طرح کی ہدایت اور اصلاح سے بند ہیں۔

محبوب رب العالمین اور مشائخ دیوبند

تبلیغی جماعت کے مرکزی امیر مولوی محمد زکریا محدث سہارنپوری، حضور اکرم سید عالم ﷺ کا مشائخ دیوبند سے موازنہ کرتے ہیں اور تحریر فرماتے ہیں : "ابو داؤد شریف میں ایک حدیث نقل کی گئی ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدائن (شہر کا نام) حضور اقدس ﷺ کی طرف کچھ احادیث نقل کیا کرتے تھے۔ جو نبی کریم ﷺ نے بعض لوگوں کے متعلق غصہ میں فرمایا جو لوگ یہ حدیثیں سنتے تھے اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر نقل کرتے تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کے حذیفہ کو اپنی احادیث کا زیادہ علم ہے لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر کہتے کہ ہم نے حضرت سلمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے تمہاری حدیثیں نقل کیں انہوں نے نہ تو تصدیق کی نہ تکذیب کی حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور ان سے دریافت کیا کہ آپ میری ان احادیث کی تصدیق کیوں نہیں کرتے جو خود آپ نے بھی حضور ﷺ سے سنی ہیں حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ناراضی کے درمیان میں بعض لوگوں کے متعلق کچھ فرما دیتے تھے اور بعض اوقات بعض لوگوں کی کسی مسرت کی بات پر مسرت کا اظہار فرما دیتے تھے تم اس قسم کی روایات نقل کرنے سے یا تو رک جاؤ کہ جن کی وجہ سے بعض لوگوں کی محبت اور بعض لوگوں کی طرف سے لوگوں کے دلوں میں ناراضی پیدا ہو اور آپس میں اختلاف پیدا ہو تم کو معلوم ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ایک مرتبہ خطبہ میں فرمایا کہ میں ایک آدمی ہوں، دوسرے آدمیوں کی طرح سے مجھے بھی غصہ آجاتا ہے پس جس آدمی کو میں نے غصہ میں کچھ کہا ہو یا اللہ تو اس کہنے کو لوگوں کیلئے رحمت اور قیامت کے دن برکات کا سبب بنا۔ یا تو تم ایسی حدیثیں نقل کرنے سے رک جاؤ ورنہ میں امیر المومنین کے پاس تمہاری شکایت لکھوں گا۔

خود حضور اقدس حکیم الامت (اشرف علی تھانوی) سے افاضات الیومیہ میں نقل کیا گیا ہے کہ مشائخ کے یہاں جو مقربین بصیغہ اسم مفعول ہوتے ہیں ان میں ایک دو مکربین بصیغہ اسم فاعل بھی ہوتے ہیں ہر وقت شیخ کو اور دوسرے متعلقین کو کرب میں رکھتے ہیں جھوٹ سچ لگاتے ہیں جس سے چاہا شیخ کو ناراض کردیا جس سے چاہا راضی کردیا۔ بحمد اللہ ہمارے بزرگ اس سے صاف ہیں۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند تو کسی کی شکایت سنتے ہی نہ تھے جہاں کسی نے کسی کی شکایت شروع کی فوراً منع فرمادیا کرتے تھے کہ چپ رہو میں سننا نہیں چاہتا اس کے بعد کسی کی ہمت ہی شکایت کی نہ ہوتی تھی اور حاجی صاحب (امداد اللہ) سب سن کر فرمادیتے تھے کہ تم نے جو کچھ بیان کیا اور فلاں شخص کی شکایت کی سب غلط ہیں میں جانتا ہوں اس شخص کو وہ ایسا نہیں۔ ایک صاحب نے عرض کیا حضرت گنگوہی (رشید احمد) کا اس بارے میں کیا معمول تھا فرمایا کہ ایک صاحب نے حضرت سے سوال کیا تھا کہ آپ سے لوگ دوسروں کی شکایت بیان کرتے ہیں آپ پر کوئی اثر ہوتا ہے فرمایا کہ ہوتا ہے اور وہ یہ کہ میں سمجھ لیتا ہوں کہ دونوں میں رنجش ہے مگر سن لیتے تھے سب۔ (تبلیغی جماعت پر چند عمومی اعتراضات اور ان کے مفصل جوابات، صفحہ ۶۸ تا ۷۰)

دیوبندی دھرم میں معصوم کون؟

مذکورہ بالا دونوں روایات متصلہ میں مشائخ دیوبند اور اللہ کے رسول (جل جلالہ و ﷺ) کے کردار بیان کئے گئے ہیں اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مشائخ کے یہاں مقربین میں ایک دو مکربین بھی ہوتے ہیں جو ہر وقت شیخ کو اور دوسرے متعلقین کو کرب میں رکھتے جھوٹ سچ لگاتے ہیں جس سے چاہا شیخ کو ناراض کردیا جس سے چاہا راضی کردیا چنانچہ نبی کریم ﷺ کے مقربین میں ایسے مکربین تھے کہ نبی کریم ﷺ بھی ناراضی کے درمیان میں بعض لوگوں کے متعلق کچھ فرمادیتے یعنی نازیبا اور حقیقت کے خلاف اور بعض اوقات کسی مسرت کی بات پر مسرت کا اظہار فرماتے یعنی حد سے بڑھ جاتے جن کی وجہ سے بعض لوگوں کی محبت اور بعض لوگوں کی طرف سے لوگوں کے دل میں ناراضی یعنی غم وغصہ اور

نفرت پیدا ہو جاتی اور آپس میں اختلاف یعنی دشمنی اور فساد پیدا ہو جاتا ہے وہ بھی ایک آدمی ہیں دوسرے آدمیوں کی طرح ، انہیں بھی غصہ آجاتا ہے چنانچہ ان کے ارشاد (احادیث) کو نقل نہ کیا جائے۔ مشائخِ دیوبند ان عیوب سے پاک وصاف ہیں وہ مکر بین میں سے کسی کی شکایت سنتے ہی نہیں اگر سن بھی لیں تو ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا چنانچہ یہی مشائخِ دیوبند (معاذاللہ) معصوم ہیں ان کے سوا سب خاطی اور عاصی ہیں (معاذاللہ)۔ عزیزانِ ملت! نبی کریم ﷺ کے بارے میں دیوبندی افکار مطالعہ فرمائے، اب ابو داؤد شریف کی حدیث کو مطالعہ فرمائیں، ابو داؤد شریف میں ہے، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ :" میں جو حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنتا اس کو لکھ لیتا اپنے یاد کرنے کیلئے پھر قریش کے لوگوں نے مجھے منع کیا لکھنے سے اور کہا تم ہر بات لکھ لیتے ہو حالانکہ رسول اللہ ﷺ بشر ہیں، باتیں کرتے ہیں غصے اور خوشی دونوں حالتوں میں، یہ سن کر میں نے لکھنا چھوڑ دیا، پھر میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے انگلیوں سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا لکھا کر، قسم ہے اس ذاتِ پاک کی جس کے اختیار میں میری جان ہے نہیں نکلتی اس منہ سے کوئی بات مگر سچی، خواہ غصہ ہو یا خوشی ہو۔" عزیزانِ ملت! دیوبندی دھرم میں نبی اکرم سیدِ عالم ﷺ کے متعلق عقیدہ یہ ہے کہ وہ ناراضی اور خوشی کے درمیان ایسی باتیں کرتے ہیں جن کی وجہ سے لوگوں میں عداوت اور دشمنی اور فساد پیدا ہوتا ہے جبکہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہمارا ایمان ہے، مزید براں قسم کے ساتھ فرماتا کہ لکھا کر، نہیں نکلتی اس منہ سے کوئی بات مگر سچی، خواہ غصہ ہو یا خوشی ہو۔ اس پر مسلمانوں کا ایمان اور دیوبندی کیلئے آفتِ جان! **سبحان اللہ وبحمدہ**

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی گواہی

فرماتا ہے: **وانك لعلى خلق عظيم** ٥ "اور بیشک (اے محبوب) تمہاری خوبو (خلق) بڑی شان کی ہے۔" جن کے خلق کو اللہ عزوجل عظیم فرمائے، یہ ان کو فسادی بتائیں، کم ظرف ٹھرائیں، اور اپنے دیوتاؤں کی عصمت کو ثابت کر کے انکو معصوم ٹھرائیں، اور لیجئے اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: **وما ينطق عن الهوى ٥ ان هوا الا وحى يوحى ٥** (النجم:

۳-۴) اور وہ (محمد ﷺ) کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر جو وحی انہیں کی جاتی ہے؛ اللہ واحد قہار فرماتا ہے کہ میرا محبوب کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتا وہ تو وہی فرماتا ہے جو ان کو وحی کی جاتی ہے۔

بعد نزول قرآن بھی دیوبندی گستاخ امیرالمومنین کے عہد میں یہ بہتان لعین اور توہین مبین ان کے جانب منسوب کرتا ہے کہ وہ ناراضگی اور مسرت کی حالت میں ایسی باتیں کرتے جس سے لوگوں کے دلوں میں ناراضگی یعنی نفرت وعداوت پیدا ہو اور آپس میں اختلاف یعنی فتنہ و فساد پیدا ہو۔ یہ قرآن کریم کے خلاف بغاوت اور مسلمانوں میں رنج وعداوت پیدا کرنا ہے' یہی دیوبندی دھرم کی اساس ہے۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا ارشاد اللہ سبحانہ تعالیٰ کا فرمان ہے لہٰذا وہ مسلمانوں کو حکم دیتا ہے : **یاایھاالذین امنو اطیعو اللہ و اطیعوا الرسول ولا تبطلو اعمالکم** (محمد : ۳۳) اے ایمان والو اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور اپنے عمل باطل نہ کرو' اس سے معلوم ہوا کہ جو ان کے حکم کو حق نہ جانے اس کے عمل باطل اور برباد ہیں چنانچہ ارشاد فرماتا ہے : **من یطیع الرسول فقد اطاع اللہ** (النساء : ۸۰) جس نے رسول کا حکم مانا اور اس نے اللہ کا حکم مانا' اور اپنے پیارے محبوب سے فرماتا ہے : **قل اطیعوا اللہ و الرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکفرین** (آل عمران : ۳۲) (پیارے) تم فرمادو کہ حکم مانو اللہ اور رسول کا پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ کو خوش نہیں آتے کافر' معلوم ہوا کہ جو ان کے حکم کو حق نہ جانے اور منہ پھیرے وہ کافر ہے۔

ہم نے صرف بطور نمونہ چند آیات نقل کیں ورنہ اس طرح متعدد آیات قرآن حکیم میں مذکور و موجود ہیں۔

غور طلب یہ امر ہے کہ جو حضور ﷺ کے ارشاد طیبات کو حق نہ مانے وہ کافر ہے تو جو ان کے ارشادات کو باعث نزاع و فساد بتائے اس کی شقاوت قلبی کا کیا حال ہوگا۔ ان کا رب عزوجل تو ان کی شان میں فرماتا ہے۔ **ھو الذی بعث فی الامین رسولا منھم یتلوا علیھم ایتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتب والحکمۃ۔** (الجمعہ : ۲) وہی ہے جس نے ان

پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول محمد (ﷺ) بھیجا کہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب و حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں'

ملاحظہ ہو۔ جس ذات پاک کو اللہ عزوجل پاک فرمانے والا فرمائے اس محبوب کو یہ شقی القلب فسادی اور نفرت و عداوت پیدا کرنیوالا بتائیں اور امیرالمومنین سے شکایت لکھنے کی دھمکی دیں کیا نہ دیکھا اس منافق کو جس کا ایک یہودی سے جھگڑا تھا۔ حضور ﷺ نے یہودی کے حق میں فیصلہ فرمادیا۔ منافق اس فیصلہ پر راضی نہ ہوا اور یہودی کو مجبور کیا اور سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور لیکر آیا۔ یہودی نے آپ سے عرض کیا کہ اس کا فیصلہ حضور ﷺ نے فرمادیا ہے مگر یہ فیصلہ سے راضی نہیں آپ سے فیصلہ چاہتا ہے۔ فرمایا کہ ہاں میں ابھی آکر فیصلہ کرتا ہوں یہ کہہ کر مکان میں تشریف لے گئے اور تلوار لاکر اس منافق کو قتل کردیا اور فرمایا کے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فیصلہ سے راضی نہ ہو اس کا میرے پاس یہ فیصلہ ہے۔

کاش تبلیغی جماعت کا امیر زکریا اپنا یہ مضمون فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور پیش کرتا تو یقیناً امیرالمومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے لوگوں کو واجب القتل ٹھراتے اور قتل فرماتے۔ نیز معلوم ہوا کہ جو حضور اکرم سید عالم ﷺ کے فرمان مبارک کو حق نہ جانے اور آپ کے فیصلہ کو نہ مانے وہ مسلمان نہیں منافق ہے۔ کملہ

علاوہ ازیں اللہ عزوجل فرماتا ہے : **فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت یسلموا تسلیما** o (النساء: ۶۵) یعنی اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہونگے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور دل و جان سے مان لیں'

معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کے فیصلہ کو جو بخوشی دل سے نہ مانے وہ مسلمان نہیں پھر جو ان کے فرامین کو خواہ غصہ میں ہوں یا خوشی جیسا کہ حدیث شریف میں مذکور حق نہ مانے [illegible] ت و فساد ٹھرائے وہ مسلمان کیونکر ہو سکتا ہے بلکہ ایسا شخص اللہ و رسول کا دشمن

ہے کہ حضور ﷺ نے تو اپنے فرامین کو نشر (پھیلانے) کی ترغیب فرمائی۔

حدیث۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ' سے روایات ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم مجھ سے سنتے ہو علم کو اور لوگ تم سے سنیں گے پھر جن لوگوں نے تم سے سنا ان سے اور لوگ سنیں گے۔

(ابوداؤد شریف' جلد سوم' ترجمہ وحید الزماں' صفحہ ۱۲۰)

حدیث۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ اس شخص کو ترو تازہ رکھے جس نے میری بات کو سن کر یاد رکھا اور اس کو پہنچا دیا یعنی دوسرے لوگوں کو بھی سنا دیا کیونکہ بہت لوگ ایسے ہیں جو سمجھ کی بات اپنے سے زیادہ سمجھدار کو سنا دیں گے۔ اور بہت سے فقہ کے اٹھانے والے ایسے ہیں جو فقیہہ نہیں ہیں۔ یعنی خود سمجھدار نہیں ہیں ان کو نقل کرنا چاہیئے۔

(ابوداؤد شریف' جلد سوئم ترجمہ مولوی وحید الزماں' صفحہ ۱۲۰ اسلامی اکادمی اردو بازار لاہور)۔

ابوداؤد شریف کا ترجمہ ہم نے کسی بریلوی عالم دین کا نقل نہیں کیا بلکہ وحید الزماں جو مسلکاً" وہابی ہیں۔ ان کا ترجمہ پیش خدمت ہے جس سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم ﷺ خواہ غصہ میں ہوں یا خوشی میں ان کے زبان مبارک سے حق بات ہی نکلتی ہے۔

عزیزان ملت! آیات قرآنی اور احادیث ابی داؤد کی روشنی میں دیوبندی عقائد و افکار کا تجزیہ فرمائیں اور حق و ہدایت کی جانب رجوع لائیں' بدمذہوں اور گمراہوں بلکہ گمراہ گروں سے دور نفور رہیں کہ اسی میں امن و سلامتی ایمان ہے۔ **وما علینا الا البلاغ۔**

بعجلت تام یہ چند سطور مذکور' اللہ سبحانہ تعالیٰ شرف قبولیت عطا فرمائے اور مسلمانوں کے لئے رشد و ہدایت کا سبب بنائے اور گمراہی و بے دینی سے بچائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم و تب علینا انک انت التواب الرحیم یا رب العلمین و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ و نور عرشہ سیدنا و نبینا و مولنا محمد و الہ و صحبہ و بارک و سلم اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

سگ بارگاہ رضا ابو الرضا محمد عبدالوہاب خاں القادری الرضوی غفرلہ ۱۰ ذی قعدہ ۱۴۱۲ھ بمطابق ۱۴ مئی ۱۹۹۲ء